Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

قادیان

بدر

BADR

The weekly Qadian

شمارہ 35

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ

سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

1 ذوالقعدۃ 1435 ہجری / 28 ظہور 1393 ہش / 28 اگست 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے قبائل اور قومیں اس غرض سے بنائیں کہ تا اس جسمانی تمدن کا ایک نظام قائم ہو اور بعض کے بعض سے رشتے اور تعلقات ہو کر ایک دوسرے کے ہمدرد اور معاون ہو جاویں۔ اسی غرض سے اس نے سلسلہ نبوت اور امامت قائم کیا ہے کہ تا امت محمدیہ میں روحانی تعلقات پیدا ہو جائیں اور بعض بعض کے شفیع ہوں۔

اب ایک ضروری سوال یہ ہے کہ امام الزمان کس کو کہتے ہیں اور اس کی علامات کیا ہیں اور اس کو دوسرے ملہموں اور خواب بینوں اور اہل کشف پر ترجیح کیا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں، اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اور بایں ہمہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا، اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں کہ ہر جگہ وہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتوں سے جل کر اور کباب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور ان کے چہرہ پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور طیش اور اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل منہ سے نکلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے ہاں کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کیلئے ظاہر کر دیتے ہیں اور دل آرام اور انبساط اور سرور میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سور، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔ غرض اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کیلئے لازمی ہے۔ اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپاں اور عندالضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے اور یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ہر ایک چرند اور پرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اس کو کام لینا پڑے گا اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی۔ ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 13 ضرورۃ الامام صفحہ 476 تا 478 مطبوعہ ربوہ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے Karben جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد 'صادق' کا سنگِ بنیاد

جماعت احمدیہ مسلمہ کو یہ اعلان کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7؍جون 2014ء کو اپنے دستِ مبارک سے جرمنی کے شہر Karben میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضور انور نے اس مسجد کے لئے 'مسجد صادق' کا نام عطا فرمایا۔

اس تقریب کا باقاعدہ آغاز امیر جماعتِ احمدیہ جرمنی جناب عبداللہ واگس ہاؤزر کے استقبالیہ ایڈریس سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جن میں Phiip von Leonardi کاؤنسلر فار کلچرل انٹیگریشن اور Mario Schafer، چیئر پرسن گرین پارٹی (سٹی پارلیمنٹ) شامل تھے۔

اس تقریب کے مرکزی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Karben کے باشندوں کو سراہا کہ انہوں نے اپنے شہر میں ایسا ماحول پیدا کر رکھا ہے کہ مختلف قومیتوں کے لوگ امن و آشتی کے ساتھ یہاں ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شہر کے باسی محبت کرنے والے اور ہمدرد ہیں۔

اس مسجد کے نام کی مناسبت سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اس مسجد کا نام 'مسجد صادق' رکھا گیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کی ہر بات سے اور اس کے طرزِ عمل سے سچائی جھلکتی نظر آنی چاہیے۔ یقینا جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو مقامی لوگ اس مسجد میں آئیں گے اور دیکھ لیں گے کہ احمدی جو کہتے ہیں اس بات پر خود بھی عمل کرتے ہیں۔''

حضورِ انور نے حبّ الوطنی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم یقین رکھتے ہیں کہ اپنے وطن سے وفاداری کرنا ایک سچے مسلمان کی نشانیوں میں سے ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنے عقیدے سے وفا نہیں کرتا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب کے بعد 'مسجد صادق' کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضرت آپا جان صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بنیاد میں اینٹ رکھی۔ بعد ازاں جماعتِ احمدیہ کی مرکزی، ملکی اور مقامی انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے ممبران کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے والے ایک معزز مہمان نے بھی سنگِ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کروائی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 20 جون 2014)

❁❁❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی اور آسٹریا کی سرحد کے قریب Alps کی سیر

(عابد وحید خان۔ انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس)

(جرمنی) 10 جون 2014ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی اور آسٹریا کے سرحد کے قریب واقع ایک تاریخی اور خوبصورت شہر Falkenstein کو رونق بخشی۔

المہدی مسجد Neufahrn-Munich کی افتتاحی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Falkenstein کے لئے روانہ ہوئے۔

سفر کے دوران نہایت دلکش نظاروں پر مشتمل وادیوں سے گزر ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے افراد کا قیام Burg Hotel میں ہوا جو Falkenstein کے ایک بڑے پہاڑ پر واقع ہے۔ یہ ہوٹل آسٹریا میں موجود مشہور پہاڑی سلسلہ Alps کے مدِّ مقابل جرمنی کی سرحد کے اندر واقع ہے۔

ایک گائیڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس علاقہ کی تاریخ سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذات خود پہاڑوں کی تصویریں لیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل میں ہی ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ شام 8 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی بیت السبوح فرانکفرٹ تشریف آوری ہوئی جہاں مقامی احمدیوں نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی روز المہدی مسجد سے دوپہر 12 بجکر 35 منٹ پر روانہ ہوئے تھے جہاں مقامی احمدیوں نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہاتھ لہرا لہرا کر الوداع کیا تھا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 27 جون 2014)

❁❁❁

123 واں جلسہ سالانہ قادیان 26۔27 اور 28 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26۔27 اور 28 دسمبر 2014ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

مایوسیاں ہی گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی بسا اوقات وجہ بنتی ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں۔

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی وسیع اور بے انتہا مغفرت اور رحمت کا تذکرہ

بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے گناہوں سے سچی توبہ کے لئے لازمی شرائط کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اُس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے

مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب طاہر آف نوابشاہ کی شہادت۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 رجولائی 2014ء بمطابق 18 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 8 راگست 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ وَأَنِيْبُوْٓا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ (الزمر: 54-55)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے یقیناً وہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں مختلف مضامین کے حوالے سے مختلف بندوں کو یہ امید دلائی ہے کہ وہ بے انتہا بخشنے والا اور اپنے بندوں پر بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس کی پہلی آیت میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اور اس میں ہر اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے فیض پانے کا ایک خوبصورت پیغام ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سزا سے خوفزدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ میں مالک ہوں، میں طاقت رکھتا ہوں کہ تمہارے گناہ بخش دوں اور تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لوں۔ پس کیا خوبصورت پیغام ہے جو امیدوں کو بڑھاتا ہے اور مایوسیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ یہی پیغام ہے جو انسانوں کو کہہ رہا ہے کہ مایوسی گناہ ہے۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں کمزوریوں سے بھی بچانے کی طرف لے جانے والا ہے اور زندگی کی ناکامیوں سے بھی دُور رکھنے والا ہے۔ کیونکہ مایوسیاں ہی بسا اوقات گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی وجہ بنتی ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے راستے دکھا رہا ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے چلے جانے والے بن کر اس کی رحمتوں سے فیض پاتے چلے جائیں۔ پس یہ پیغام تمام بھٹکے ہوؤں کے لئے روشن راستہ ہے۔ یہ پیغام تمام روحانی مُردوں کے لئے زندگی کا پیغام ہے یہ پیغام شیطان کے پنجے میں جکڑے ہوؤں کے لئے آزادی کی نوید ہے۔ کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو ہم پر اپنے پیار کی اس طرح نظر ڈالتا ہے جو بار بار اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ وَلَا تَيْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (یوسف: 88)۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو کیونکہ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (یوسف: 88)۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی ناامید نہیں ہوتا۔

پس اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی ہر وقت امید رکھو۔ تم اپنی بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض برائیوں میں مبتلا ہو گئے ہو لیکن بھٹکے ہوؤں میں تو نہیں ہو، گمراہوں میں تو نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو صرف بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، خدا تعالیٰ کی رحمانیت پر یقین نہیں ہے۔ یہ مایوسی بھٹکے ہوؤں کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر: 57) اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے۔ پس یقیناً پریشان حالوں اور اپنی حالتوں کی وجہ سے بے چین لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر ہمدردی اور تسکین قلب کا اور کوئی پیغام نہیں ہو سکتا۔

پھر ہمارا خدا ہماری تسکین کے لئے ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تمہارے برے اعمال کی وجہ سے تمہیں فوری پکڑ کر سزا نہیں دیتا بلکہ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ (الکہف: 59)۔ کہ اور تمہارا خدا بہت ہی بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے کیونکہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام: 55)۔ کہ تمہارے رب نے اپنے آپ پر تمہارے لئے رحمت کو فرض کر لیا ہے۔ پس تمہارے جہالت سے کئے گئے گناہوں کو وہ معاف کرتا

ہے۔ پس اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اگر اصلاح کرتے ہوئے اس کی رحمت پر نظر ہوگی تو وہ غفور الرحیم ہے۔ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اور صرف یہی نہیں کہ صرف وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے بلکہ فرماتا ہے **وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ** (الاعراف:157)۔ کہ اور میری رحمت ہر چیز کو حاوی ہے۔ یہاں بات تو مومنوں سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ صرف مومنوں کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ رحمت تو کافروں کو بھی پہنچتی ہے اور مومنوں پر تو پھر یہ فرض ہو گئی۔ وہ تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ مالک ہے۔ اس کو معاف کرنے کے لئے کسی پابندی کی یا کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کیا ایسے رحیم اور پیار کرنے والے خدا کے رحم اور پیار کا تقاضا نہیں کہ ہم اس کے کہنے پر چل کر اس کے حکموں پر عمل کر کے اس سے محبت کو بڑھائیں، اس کے اور قریب ہوں اور اپنے گناہوں اور اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

یہ ساری باتیں جو میں نے قرآن کریم کے حوالے سے کی ہیں اور اسی طرح جو احادیث ہم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچتی ہیں یہ سب ہمیں یہی بتاتی ہیں کہ کوئی بھی شخص ناقابل اصلاح نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص کی اصلاح نہ ہو سکے۔ ہر ایک کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمت سے جو ہر ایک کے لئے پھیلی ہوئی ہے اس کی رحمت کو اس سے بڑھ کر زیادہ بھی حاصل کرنے والا بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے دل میں اور پھر عملی طور پر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کرے۔

گزشتہ دنوں ڈنمارک کے ایک مذہبی اخبار میں ایک خاتون نے مضمون لکھا اور قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ اس میں بار بار سزا اور عذاب کا ذکر ہے اور محبت کا لفظ تو کہیں استعمال ہی نہیں ہوا یا ایک دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ کہنا کہ خدا پر ایمان ایک انسان کو اپنی مرضی اور آزادی اور خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہے یہ کسی طرح بھی کم از کم مسلمانوں کے لئے درست نہیں ہو سکتا۔ بعض آیات بغیر سیاق و سباق کے لکھ کر یا غلط طور پر بیان کر کے اور اپنی طرف سے استنباط کر کے اسلام کے خدا کو صرف سزا دینے میں جلد باز اور سخت پکڑ والا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال اس کا جواب تو وہاں کی جماعت دے رہی ہے لیکن یہ جو چند حوالے مَیں نے پیش کئے ہیں وہ جہاں مومنین کو امید افزاء پیغام دیتے ہیں وہاں اس جیسے مضمون نگاروں کو اور اسلام دشمنوں کو جو اسلام کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں اور اسلام اور قرآن سے بغض رکھتے ہیں ان کو جواب بھی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے، بخشتا ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جو تمام صفات پر حاوی ہے۔ معاف بھی کرتا ہے رحم بھی کرتا ہے۔ یہ بھی اس کا رحم ہے کہ انسانوں کی بے انتہا بد اعتدالیوں اور ظلموں کے باوجود انہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ ہاں یہ بیشک ہے کہ ان ظلموں اور حد سے زیادہ گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے اور پھر اس ضد پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں سزا ملے گی۔ مسلسل گناہ اور ظلم کرتے چلے جاؤ اور کسی طرح باز نہ آؤ تو پھر سزا ملے یہ تو قانون قدرت ہے بلکہ دنیا کا بھی قانون ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اتنا رحمان ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دوزخ خالی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی وسیع اور لا انتہا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم لوگ پھر میری رحمت اور بخشش سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تمہارے لئے گناہوں اور ظلموں کی پھر سزا بھی ہے لیکن یہ میری رحمت ہے اور میری بخشش ہے جو تمہیں بار بار توجہ دلا رہی ہے کہ ان سے بچو۔ اس سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کر لو کہ کوئی عذاب تمہیں گھیرے۔ حد سے زیادہ ظلموں کی وجہ سے تم میری پکڑ میں نہ آ جانا۔ پس بچنے کی کوشش کرو۔ اب جو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں اس پر سوائے ان کی عقل کو اندھا اور بغض و عناد میں بھرے ہوئے ہونے کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اپنے ملکوں کے قانون جو بناتے ہیں اس میں تو یہ جرموں کی سزا دینا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے والوں اور ظلموں اور زیادتیوں میں بڑھنے والوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیوں یہ کہتا ہے کہ مَیں سزا دوں گا، مَیں عذاب دوں گا۔

اسلام کا خدا کتنا بخشنہار ہے اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اب یہ مثالیں اس لئے دی جا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق بھی بتایا جائے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ فرمایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آ کر اس نے پوچھا کہ اب توبہ ہو سکتی ہے۔ اس راہب نے کہا: نہیں اب کوئی رستہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں پوچھتا رہا کہ کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں تو اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ۔ جب وہ جا رہا تھا تو اس کو راستے میں موت آ گئی۔ اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کر دیا۔ جب مر کے گرا تو اس طرف گرا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آ گئے۔ اس کے متعلق جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا اور جس بستی سے وہ دُور جا رہا تھا اسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہو جا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو تو وہ اس بستی سے جس کی طرف وہ گناہ بخشوانے کے لئے جا رہا تھا ایک بالشت قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اسے بخش دیا۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب 52/54 حدیث نمبر:3470)

پس یہ ہے اسلام کا خدا جو عذاب کے بجائے بخشنے کو پسند کرتا ہے جس کی رحمت وسیع تر ہے۔

پھر ایک اور حدیث ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب عزّوجل کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ پس میں اس شرط کے ساتھ کہ تُو شرک نہ کرے تجھے تیری خطائیں بخش دوں گا اگرچہ تیری خطائیں زمین کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ میں تجھے اپنی زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تو نے آسمان کی انتہاؤں تک غلطیاں کی ہوں اور پھر تُو مجھ سے میری بخشش طلب کرے تو میں تجھے وہ بھی بخش دوں گا اور میں ذرّہ برابر بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 208 مسند ابوذر الغفاری حدیث 21837 عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ ہے اللہ تعالیٰ جو اسلام کا خدا ہے، جو بخشنے والا ہے اور ہم مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے کتنے بڑے احسان ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر سال رمضان میں اس کی بخشش کے دروازے مزید کھلتے ہیں۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کے بارے میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ نَضر بن شَیبان کہتے ہیں کہ مَیں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا: ہاں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔ نوزائیدہ بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔

(سنن النسائی کتاب الصّیام باب ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر و النضر بن شیبان فیه حدیث 2210)

پس ہمیں اس سے غرض نہیں کہ جاہلوں کو اسلام کا خدا کیسا نظر آتا ہے۔ ہمیں تو یہ پتا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہمیں پیار کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور ہماری طرف دوڑ کر آنے والا خدا ہے تا کہ اپنے بندوں کے گناہ بخشے۔

پھر رمضان کے حوالے سے ایک اور حدیث ہے جس میں رمضان کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو قیام کرنے کو نفل ٹھہرایا ہے۔ **ھُوَ شَھۡرٌ اَوَّلُهٗ رَحۡمَةٌ وَ اَوۡسَطُهٗ مَغۡفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتۡقٌ مِّنَ النَّارِ**۔ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(شعب الایمان للبیھقی جلد 5 صفحہ 223 کتاب الصیام باب فضائل شھر رمضان حدیث نمبر 3336)

یعنی یہ مغفرت ایسی ہے کہ اگر رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے روزے رکھے جائیں اور نوافل ادا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو پچھلے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمارے لئے قدم قدم پر ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے جو جنّت میں لے جانے والے ہیں۔ آجکل ہم رمضان سے گزر رہے ہیں اور دوسرے عشرہ کا بھی اختتام ہو رہا ہے۔ کل پرسوں تیسرا عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اور یہ عشرہ تو جیسا کہ حدیث میں بھی ہے اس لحاظ سے بھی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ اس میں ایک ایسی رات ہے جو لیلۃ القدر ہے جو دعاؤں کی قبولیت اور بندے کو خدا کے قریب تر کرنے کے جلوے دکھانے اور

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
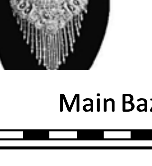

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس عشرہ میں ہمیں اپنی دعاؤں اور اپنی عبادتوں کے لئے خاص اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ اس میں حاصل کریں پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی خاص ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت سے فیض پاتے چلے جانے کے لئے خاص طور پر ان دنوں میں اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے جو رمضان کا حق ہے اور خاص طور پر اس آخری عشرہ کا حق ہے۔ اپنی برائیوں کو دور کرنے کے لئے، آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے، جہنم سے مستقل نجات پانے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ہر کام کے لئے ایک کوشش کرنی پڑتی ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ کوئی کام بغیر کوشش کے ہوجائے۔ یہ تو عام اصول ہے اور ایک حقیقی مومن سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی خوشخبریوں، اللہ تعالیٰ کے پیغاموں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے امید افزاء پیغاموں کو سرسری نظر سے نہ دیکھے بلکہ جب سنے تو ان کا حصہ بننے کی ایک تڑپ دل میں پیدا ہو۔ اور یہ تڑپ تبھی فائدہ مند ہوگی جب اس کے حصول کے لئے عملی قدم بھی اٹھائے۔ اور عملی قدم وہی پھل لانے والے ہوتے ہیں، وہی کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں جو ان اصولوں کے مطابق اور اس طریق پر چلتے ہوئے اٹھائے جائیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ پس بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔ پس ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ لوگ یا ہم میں سے خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے جو اس رمضان کو رحمت اور بخشش کے حاصل کرنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنالیں گے۔ اور وہ ان کمزوریوں کو ختم کرنے والے ہوں، اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے بچنے والے ہوں۔ یہ رمضان ہمارے لئے وہ سنگ میل بن جائے جو ہمیشہ برائیوں سے دور رکھنے والا اور ہمیشہ نیکیوں کی طرف لے جانے والا بن جائے۔ برائیوں سے نفرت ہمارے دلوں میں ایسی پیدا ہوجائے جو کبھی دوبارہ ہمیں ان برائیوں کی طرف مائل کرنے والی نہ ہو۔ سچی توبہ کی طرف ہماری توجہ ہو اور ایسی توبہ ہو جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بناتی چلی جائے۔

ان باتوں کا حصول کس طرح ہوسکتا ہے یا ایسی سچی توبہ کس طرح ہوسکتی ہے جو ہمیشہ گناہوں سے دُور رکھے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’توبہ دراصل حصول اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤیّد چیز ہے‘‘ (اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار کا مالک بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے تو توبہ ہی ہے جو اس کے کام آتی ہے۔ اسی کی وجہ سے آدمی ترقی کرتا ہے۔ یہی چیز ہے جو مددگار بنتی ہے۔ فرمایا) ’’اور انسان کو کامل بنادیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیّئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں‘‘۔ (صرف توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہوجاتی۔) ’’بدُوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی‘‘۔ اور وہ شرائط کیا ہیں۔ فرمایا: ’’ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلَاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کردیا جاوے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہانتک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بد لذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بد بخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چندروزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہوجائیں گے آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اِقْلَاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کرلے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا یہانتک کہ وہ سیِّئات اس سے قطعاً زائل ہوکر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعاً (البقرۃ:166)۔ ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفاً (النساء:29) اس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہر سہ اشیاء کو کامل کرکے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہوکر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی اخلاق کردے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 138 تا 140۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ ان لوگوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں برائی سے بچنے کے لئے دعا کی لیکن یہ برائی دور نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سنیں۔ بعض ماں باپ پریشان ہوتے ہیں کہ بچوں میں یا بعض نوجوانوں میں غلط عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں اور کہتے ہیں ہم نے کوشش کی۔ یہ دعا بھی کی، سنی نہیں گئی۔ تو یہ چیز غلط ہے۔ اس کو میں آسان رنگ میں دوبارہ سمجھا دیتا ہوں۔ دعا کی قبولیت کے لئے بھی کچھ لوازمات ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ چار دن دعا کرکے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی یہ ویسے ہی اپنی نااہلی کو خدا تعالیٰ پر ڈالنے والی بات ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس اقتباس کے حوالے سے جو مَیں نے پڑھا ہے، یہی بتانا چاہتا ہوں کہ برائی سے کس طرح رکنا چاہئے اور توبہ کا حصول کس طرح ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کچھ ضروری باتیں ہیں کچھ عمل ہیں کچھ محنت ہے کچھ طریقے ہیں جن پر عمل کرنا ہوگا۔ ان کو کریں گے تو تبھی نتیجہ حاصل ہوگا اور برائیوں سے بچنے کے لئے دعا بھی تبھی قبول ہوگی جب کچھ عملی اقدام بھی اٹھائیں گے۔ عملی قدم کچھ نہ اٹھانا اور صرف سرسری دعا کرکے کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ نے قبول نہیں کی اس لئے شاید یہی مرضی ہے کہ میں گناہگار ہی رہوں تو یہ غلط ہے۔ برے اعمال اور اخلاق کو اگر بہتر کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں پہلے خود انسان کرے پھر دعا کرے تو یہ دعا مددگار رہوتی ہے اور برائیاں پھر چھوٹ جاتی ہیں۔ اور سچی توبہ کے لئے جیسا کہ میں نے حوالے میں پڑھا، آپ نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ گندے اور برے خیالات سے اپنے دماغ کو پہلے صاف کرو۔ کسی بھی برائی کی لذت کا تصور پہلے دماغ میں پیدا ہوتا ہے تب انسان اس برائی کو کرتا ہے۔ اگر دماغ میں برائی کا یا اس کی اچھائی کا یا لذت کا تصور پیدا نہ ہو اور کراہت ہو تو کبھی وہ برائی کرتا ہی نہیں۔ اور پہلے کسی بھی برائی کی لذّت کا تصور پیدا ہوتا ہے، احساس پیدا ہوتا ہے پھر انسان اس برائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ پس پہلا عملی قدم جو انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو گندے تصورات یا عارضی لذات کے تصور سے پاک کرے۔ اس کی مثال آپ نے یہ دی کہ جس طرح مثلاً کسی عورت سے ناجائز تعلقات ہوتے ہیں۔ دوستیاں قائم ہوجاتی ہیں تو ایسی عورت کا اچھا تصور دماغ میں قائم کرنے کے بجائے بدصورت تصور قائم کرو۔ بجائے یہ دیکھو کہ اس میں خوبصورتی کیا ہے اور کیا کچھ خوبیاں ہیں اس کا بدصورت ترین تصور جو قائم کرسکتے ہو وہ قائم کرو۔ اس کے جو برے خصائل ہیں جو اس کی برائیاں ہیں ان کو سامنے لاؤ اور ایک ایسی شکل تصور میں قائم کرو جو سخت قسم کی مکروہ اور کریہہ شکل ہو تو تبھی اس برائی سے تم دور ہوسکو گے۔ پھر دوسری شرط یہ بتائی کہ اپنے نیک کانشنس کو بیدار کرو اور سوچو کہ میں کن برائیوں میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اپنے حالات پر پشیمانی اور شرمندگی کا احساس دل میں پیدا کرو۔ اگر یہ حالت ہوگی تو پھر ہی برائی سے بچ سکو گے۔ پھر فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ ہو کہ میں نے اب اس برائی کے قریب بھی نہیں جانا۔ اور جب اس ارادے پر قائم رہنے کی ہر وقت کوشش کررہے ہوگے تو پھر خدا تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کی گئی دعاؤں کو بھی پھر سنتا ہے۔ دعاؤں کے قبول ہونے سے پہلے یہ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک اور رات سے صبح تک غلط کاموں اور برائیوں میں ملوث رہے اور ایک وقت یا کسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرلی کہ مجھے اس برائی سے بچالے۔ یہ عمل ظاہر کررہا ہے کہ دعا سنجیدگی سے نہیں کی گئی۔ وہ نیک فطرت جو کانشنس ہے جو اندر چھپا ہوا ہے اس نے کسی وقت یہ کچوکا لگا دیا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہو۔ اس عارضی احساس سے دعا کی طرف وقتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

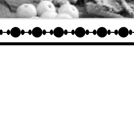

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS · SIGN OF PURITY
Since 1948

توجہ پیدا ہو جائے اور پھر جب برائی کو سامنے دیکھے تو اس کی چاہت اس عارضی احساس کو ختم کر دے، ندامت پر حاوی ہو جائے۔ ایسی حالت تو نہ برائیوں سے مستقل بچاتی ہے نہ دعا کا حق ادا کرنے والی بناتی ہے بلکہ یہ تو دعا کے ساتھ بھی مذاق ہے اور خدا تعالیٰ کو پابند کرنے کی کوشش ہے۔ خدا تعالیٰ کسی بندے کا پابند نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ہر وقت اس کی رحمت کی چادر اپنے بندوں کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے تیار ہے۔ کیا یہ بات ہم سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چل کر اس کی بخشش اور رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ہم اس رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں جو حقیقی مومنوں کو حاصل ہوتی ہے، جو اس کے پیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔ ان باتوں سے بچیں جو باوجود اس کی وسیع رحمت کے سزا کا مورد بنا دیتی ہے۔ ہماری توبہ سچی توبہ ہو اور ہم ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں‘‘۔ کیونکہ دنیا کی لالچیں دنیا کی لذّات سامنے ہوتی ہیں۔

فرمایا: ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 303۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

اللہ کرے کہ ہم اس سچی توبہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ رمضان سے وابستہ تمام برکات جو ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اس وقت میں نماز جمعہ کے بعد تین جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ نوابشاہ کے رہنے والے ہمارے مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مشتاق احمد صاحب طاہر ہیں جن کو 14؍جولائی کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر تقریباً 39 سال تھی۔ کہتے ہیں کہ شام کو ساڑھے چار بجے کچھ نامعلوم موٹر سائیکل سوار ان کی دوکان پر آئے اور ان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق محمد امتیاز احمد صاحب نوابشاہ شہر کے ٹرنک بازار میں واقع اپنی دوکان کے باہر کھڑے تھے کہ موٹر سائیکل پر دو نامعلوم سوار آئے اور ان پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں انہیں تین گولیاں لگیں۔ دو گولیاں ان کے سر پر دائیں طرف لگیں اور بائیں طرف کان کے نیچے سے آر پار ہو گئیں جبکہ تیسری گولی ان کے ہاتھ پر لگی۔ بہرحال موقع پر شہادت ہو گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نوابشاہ میں مذہبی منافرت کی وجہ سے اب تک یہ نویں شہادت ہے اور گزشتہ ایک دو سال میں یہاں زیادہ شہادتیں ہوئی ہیں۔ اس واقعہ سے دو تین دن پہلے شہید مرحوم کو ایک قریبی دکاندار نے بتایا بھی تھا کہ بعض مخالفین آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ احتیاط جتنی مرضی کرو باہر تو بہرحال نکلنا ہی ہوتا ہے اور دشمنوں کو موقع مل جاتا ہے۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1935ء میں ان کے دادا مکرم سیٹھ محمد دین صاحب آف امرتسر کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے نعمت اللہ خان صاحب وزیر آباد کے ذریعہ سے بیعت کی تھی۔ 1947ء میں یہ امرتسر انڈیا سے نوابشاہ پاکستان میں شفٹ ہو گئے۔ 1975ء میں شہید پیدا ہوئے تھے۔ پھر F.Sc. کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے والد کے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ جماعتی خدمات کافی کرتے تھے۔ شہادت کے وقت یہ بطور صدر جماعت حلقہ محمود ہال تھے۔ شہر کے سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح و ارشاد شہر اور ذیلی تنظیم میں نوابشاہ شہر کے قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ ناظم اصلاح و ارشاد علاقہ اور ضلع تھے۔ ناظم تحریک جدید ضلع تھے۔ ماضی میں یہ سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری ضیافت بھی رہ چکے ہیں، سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہ چکے ہیں۔ جماعتی خدمات کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جو بھی کام سپرد کیا جاتا بڑی خوش اسلوبی سے اس کو سرانجام دیتے۔ کبھی انکار نہیں کیا۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مرکزی مہمانوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک۔ خلافت سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ بڑا دھیما مزاج تھا۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ان میں ہمیشہ معاف کرنے کی صفت تھی۔ گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ شہادت کے روز رمضان المبارک کے سلسلے میں ذاتی طور پر مستحقین کے لئے راشن کے پیکٹ خود تیار کر کے دوپہر تک تقریباً سات گھروں میں تقسیم کر کے آئے تھے اور جب واپس پہنچے ہیں تو وہاں ان نامعلوم حملہ آوروں نے، بدبختوں نے حملہ کیا اور آپ کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید جو سابق امیر ضلع نوابشاہ تھے ان کے بھتیجے تھے۔ ان کے والد مشتاق احمد صاحب بھی زندہ حیات ہیں۔ لواحقین میں ان کی اہلیہ نبیلہ امتیاز صاحبہ ہیں تین بیٹے جاذب عمر دس سال، عبدالباسط عمر نو سال، محمد عبداللہ عمر سات ماہ۔

دوسرا جنازہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب واقف زندگی کا ہے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد تھے۔ 1981ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا۔ اس کے بعد زندگی وقف کی اور جامعہ میں پڑھائی کے لئے تشریف لے آئے۔ جامعہ میں آپ نے بی اے کیا۔ جامعہ سے فارغ ہوئے تو پھر ایم اے عربی کیا۔ رشین زبان میں بھی ان کو جماعت کی طرف سے کورس کروایا گیا۔ 1988ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری لینے کے بعد میدان عمل میں آئے اور مختلف جماعتوں میں رہے۔ 1990ء میں موازنہ مذاہب کے تخصص کے لئے ربوہ بلایا گیا اور تخصص کے دوران ہی آپ نے جامعہ احمدیہ میں بطور استاد پڑھانا شروع کیا اور باقاعدہ طور پر 18؍جولائی 1999ء کو آپ مستقل طور پر استاد موازنہ مذاہب مقرر ہوئے اور تادم آخر اسی ذمہ داری کو بااحسن نبھاتے رہے۔ جامعہ سے پاس ہونے کے بعد خدمت کا عرصہ تقریباً چھبیس سال ہے اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوان مربیان میں تھے، علماء میں تھے، موازنہ مذاہب میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اتھارٹی تھے۔ بڑا علم تھا۔ بڑا گہرا علم تھا۔ جامعہ میں تدریس کے علاوہ آپ کو مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ قضا کے ان ابتدائی نمائندگان میں سے تھے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مقرر فرمایا تھا اور آخر تک یہ رہے۔ مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر بھی تھے۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پہ آپ نے خدمات انجام دیں۔ پھر ان کی ایک خوبی گھر والے بتاتے ہیں یہ تھی کہ نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر اپنے بچوں میں سے بھی کوئی کسی عہدیدار کے خلاف بات کرتا تو اس کو سمجھاتے اور اگر کوئی شخص کسی جماعتی فیصلے یا شخصیت کے خلاف بات کرنے کی کوشش کرتا تو اس کو بھی بڑی حکمت سے سمجھا دیتے۔ جلسہ سالانہ یوکے میں بھی ان کو شمولیت کی سعادت ملی اور غالباً جلسہ سالانہ 2010ء میں انہوں نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔ اور اس دفعہ بھی انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اپلائی کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے ویزہ مل جائے پھر ریجیکٹ ہو گیا پھر دوبارہ اپلائی کیا۔ خلافت کے ساتھ ان کو غیر معمولی تعلق اور پیار تھا اور حقیقی سلطان نصیر میں شامل تھے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ ہر جگہ مجلس میں جاتے تھے اور ان کو تبلیغی میدان میں بھی بڑا عبور تھا۔ لوگوں کو پڑھے لکھوں کو بھی بڑے دلائل سے قائل کر لیا کرتے تھے۔ ان کی بیٹی خدیجہ ماہم نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے پر بہت زور دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی لغت لکھ رہے تھے اور یہ فکر مند رہتے تھے کہ یہ قیمتی خزانہ لوگوں تک پہنچ جائے۔ مشکل الفاظ کی ڈکشنری لکھ رہے تھے تا کہ لوگ حضور علیہ السلام کی کتب سے مستفیض ہو سکیں۔ اس کام کا آپ نے ابھی آغاز ہی کیا تھا۔ مبشر ایاز صاحب نے بھی لکھا کہ اچھے مقرر تھے۔ راہ ہدیٰ میں بھی اور ایم ٹی اے کے متعدد پروگراموں میں شامل ہوتے اور بڑے مدلّل جواب دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند کرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسے عالم باعمل جماعت کو اللہ تعالیٰ اور بھی عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت امّ ناصر کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات گزشتہ سوموار کو ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1944ء میں میٹرک پاس کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود کی خواہش پر ایگریکلچر کالج میں داخل ہو گئے۔ پھر دارالضیافت کی ابتدائی کچی عمارت جو مسجد مبارک کے سامنے تھی اس کا انتظام حضرت مصلح موعود نے ان کے سپرد کیا۔ موجودہ دارالضیافت کی ابتدائی تعمیر بھی آپ کے دور میں ہوئی۔ 82ء 83ء تک افسر لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ پھر بطور نائب ناظر امور عامہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی زمینوں کی نگرانی بھی ان کے سپرد کی۔ ان کی شادی صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اپنے پوتوں کی شادی میں حضرت امّاں جان نے جو شرکت فرمائی ان میں سے ان کی شادی آخری تھی جس میں حضرت امّاں جان شامل ہوئیں تھیں۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ تین دہائیوں سے مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ بہت شریف مہمان نواز اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ مہمان نوازی تو آپ کا بڑا اچھا بڑا نمایاں وصف تھا اور ایک یہ بھی نمایاں خوبی تھی کہ حسّ مزاح بہت تھا اور اپنی مجلس میں لوگوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور کبھی پریشان مجلس میں بھی اپنے مزاح کی وجہ سے جان پیدا کر دیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ غریب اور نادار مریضوں کی امداد کے لئے طاہر ہارٹ میں اکثر آتے تھے اور مجھے رقم دے کے جایا کرتے تھے۔ ہماری والدہ کے بھائی تھے۔ ان کا خاص تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بھائی کا ہوتا ہے لیکن ان کا خاص تھا۔ ہمارے گھر میں بہت زیادہ آنا جانا تھا اور اس تعلق کو قائم رکھا اور پھر خلافت کے بعد مجھ سے بھی انہوں نے بڑا تعلق رکھا۔ اکثر یہاں فون کر کے بھی اس تعلق کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ بھی کافی بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا نماز جمعہ کے بعد یہ جنازے میں ادا کروں گا۔ ❁

محبت، شفقت، قربانی اور ایثار ووفا کی پیکر

میری والدہ نیاز بیگم صاحبہ مرحومہ

اہلیہ محترم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر۔ حال مقیم جرمنی

عبدالغفور ڈوگر۔ فرنکفرٹ، جرمنی

خدا تعالیٰ کی سب سے پیاری تخلیق اور نعمت جو اُس نے انسان کو عطا کی وہ ماں کا وجود ہے۔ وہ ماں جس کا اِس دنیا میں کوئی بدل نہیں۔ ماں جو اپنے وجود کو مٹا کر اپنا تن من دھن اپنے گھر اور اپنے بچوں کی پرورش پر قربان کر دیتی ہے۔ میں بھی ان خوش قسمتوں میں سے ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے محبت وشفقتوں سے معمور ایسی ماں عطا کی جس نے زندگی کے آخری سانس تک شفقتوں کا یہ سلسلہ جاری رکھا۔ آپ 2 جولائی 2013 کو 81 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی زندگی میں میرے لئے آپ سے ہمیشہ کیلئے جدائی کا تصور بھی انتہائی تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ لیکن آپ کے اچانک انتقال پر آپ کا صبر استقامت اور زندگی بھر خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کا بے مثال اُسوہ ہمارے لئے صبر کا باعث ہوا۔ آپ زندگی بھر خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلتی رہیں اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی صبر اور شکر کا دامن کبھی نہ چھوڑا اور ہمیشہ اپنے خدا کے آگے اپنی ہر مراد پیش کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم اعلان کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ۔

(سورۃ الرحمن: ۲۷۔۲۸)

ہمارے لئے صبر کا ایک دائمی اور ابدی پیغام ہے۔ اور ہم اپنے خدا کی رضا پر راضی ہیں۔

آپ کی 81 سالہ زندگی خدا تعالیٰ کے فضلوں کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مشاہدہ ہم نے آپ کی وفات کے بعد بھی کیا وہ اس طرح کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی خوش قسمتی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرنکفورٹ شہر میں تشریف فرما تھے حضور نے اُسی دن جماعت کے مرکز بیت السبوح کی مسجد میں بعد نماز مغرب وعشاء آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں مرد وزن احباب جماعت وخواتین نے شرکت کر کے آپ کی مغفرت کی دُعا مانگی۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین فرنکفورٹ جرمنی کے Sud Friedh of میں 4 جولائی کو امانتاً ہوئی جس میں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

میری والدہ بہت خوش قسمت تھیں اور اپنی اس خوش قسمتی پر ناز کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایک واقفِ زندگی کی شریک حیات ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب کی بہو۔ آج سے 64 سال پہلے جبکہ آپ کی عمر 17 سال تھی آپ کی شادی میرے والد محترم عبدالعزیز ڈوگر واقف زندگی سے قرار پائی اور آپ اس واقفِ زندگی کی ایک چھوٹی سی کٹیا میں آپ کے آنگن میں اُتریں، یہ عہد کر کے کہ وہ اپنے واقفِ زندگی خاوند کے شانہ بشانہ دین کی خاطر قربانیاں کرتے ہوئے زندگی بسر کریں گی۔ آپ ایک متمول زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ مگر جب واقف زندگی کے گھر میں آئیں تو ازدواجی زندگی کے 64 سال کا لمبا زمانہ بے مثال صبر وقناعت اور قربانی و ایثار ووفا کرتے ہوئے گزارا۔ سادہ زندگی کو اس طرح سے اپنایا کہ دُنیاوی خواہشات سے کلیۃً منہ موڑ لیا۔ حالانکہ یہ زمانہ مادہ پرستی کے لحاظ سے بڑا چکا چوند تھا۔ میں ہمیشہ اس بات پر بڑا حیران ہوتا ہوں کہ مادہ پرستی کی چکا چوند میں آپ نے مادہ پرستی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو شکست دی۔ آپ انتہائی سادہ کپڑے زیب تن کرتیں۔ زرق برق لباسوں میں ملبوس خواتین کے لباس آپ کے اعتماد کو متزلزل نہیں کرتے تھے بلکہ اس بات پر فخر کرتی تھیں کہ آپ نے یہ سادہ زندگی اپنے دین کی سربلندی کیلئے اختیار کی ہے۔ میری والدہ نے زندگی بھر کبھی کوئی ناجائز مطالبہ میرے والد صاحب سے نہیں کیا۔ کبھی کوئی ایسی فرمائش نہیں کی جو اُن کی استطاعت سے باہر ہو واقف زندگی کی جو حیثیت تھی اُسی میں ہی بڑے صبر وشکر کے ساتھ گذارا کیا بلکہ گھریلو اخراجات کے لئے بھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ جب آپ کی شادی ہوئی والد صاحب کے پاس اُن کے پانچ بھائی ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ جب آپ بیاہ کر آئیں تو آپ کی عمر صرف 17 سال تھی۔ یہ عمر ہوتی ہے جس میں بچی ابھی بہت کچھ سیکھنے اور سکھانے کے عمل سے گذرتی ہے۔ گُجایہ کہ آپ کو پہلے دن سے ہی ذمہ داریوں سے بھرا ہوا گھر ملا۔ لیکن آپ نے چھوٹی عمر میں بھی کمال درجہ ہنر مندی، محبت اور جانفشانی کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو انتہائی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ انتہائی تنگ رہائش میں خود تکلیف اُٹھا کر اُن کے آرام، آسائش کا خیال کرتیں اور پوری کوشش کرتیں کہ وہ یکسوئی کے ساتھ اپنی تعلیم کی طرف توجہ کر سکیں۔

اپنے ساس اور سسر کے ساتھ ہمیشہ بیحد عزت واحترام کا سلوک کیا۔ اُن کی خدمت کو ہمیشہ ایک سعادت جانا۔ آپ خود سات بچوں کی ماں تھیں لیکن ساس اور سسر کی خدمت میں یہ مصروفیت کبھی بھی آڑے نہیں آئی اور اس طرح آپ اس قرآنی حکم پر عمل کرنے والی بنیں کہ ماں باپ جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں تو اُن کی خدمت سے کبھی تھکو نہیں۔

آپ کا ہر عمل خدا اور رسول کے احکامات کی اطاعت میں گذرتا۔ اپنے خاوند سے بے انتہا محبت اور پیار اور فرمانبرداری کا سلوک کیا۔ زندگی کے تمام معاملات کو انتہائی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ میرے والد صاحب کے ذمہ بعض ایسی ذمہ داریاں بھی رہیں کہ اُن کا تعلق پورے شہر یعنی ربوہ کے مکینوں کے ساتھ رہا۔

لوگوں کے حالات و واقعات سے وہ باخبر ہوتے اور جہاں مدد کی ضرورت ہوتی اس کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دیتے۔ میری والدہ نے اپنے خاوند کی اس خوبی کو قابل تقلید جانا اور جہاں تک ممکن ہوا اپنے دائرہ اثر میں لوگوں کے گھریلو حالات سے اپنے کو باخبر رکھا اور جہاں بھی تعاون کی ضرورت پیش آتی اُس کے لئے بے کل ہو کر ضرورت کو پورا کرنے پر مستعد ہو گئیں۔

ہمارا بچپن تحریک جدید کے کوارٹر میں گذرا۔ کوارٹر میں رہائش رکھنے والے سب واقفین تھے اور ایک خاندان کی طرح رہتے تھے۔ بچوں کا ایک دوسرے کے گھر میں بلا روک ٹوک آنا جانا ایک معمول کی بات تھی۔ والدہ صاحبہ سب بچوں کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتیں۔ اخوت ومحبت اور اپنائیت کے اس ماحول نے مرتے دم تک اپنا اثر دکھایا۔ ماضی کے وہ بچے اب بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہیں بلکہ اُن میں سے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں والے ہیں لیکن جذبہ اخوت آج بھی اُسی طرح زندہ ہے اور والدہ صاحبہ جب بھی جرمنی تشریف لاتیں کوارٹرز میں قائم ہونے والے تعلق کے ناطے سب سلام کرنے حاضر ہوتے اور والدہ کو بھی سب کے نام ازبر تھے۔ والدہ کی زبانی بچپن کی شرارتوں کا ذکر سن کر سب محظوظ ہوتے۔

ربوہ کے پُرانے خاندانوں کو ہمیشہ یاد رکھا اور جس خاندان کا کوئی فرد اُن سے ملنے آیا تو ایک ایک کا نام لے کر سب کا حال احوال معلوم کرتیں اور خوش ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں پر اپنے ربّ کا شکر ادا کرتیں۔ آپ کی وفات پر محبت کرنے والوں کے دُنیا بھر سے تعزیت اور افسوس کے فون آئے۔ ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ آج ہماری والدہ ہم سے جدا ہو گئی ہیں۔

والد صاحب کی زندگی میں ایک ایسا مشکل وقت بھی آیا جب آپ کو وقف سے عارضی طور پر علیحدگی کا کڑوا گھونٹ بھی پینا پڑا۔ والد صاحب ربوہ سے باہر منتقل ہو گئے۔ اگرچہ فیملی پر یہ ایک کڑا وقت تھا لیکن والدہ صاحبہ نے اُس وقت کو بچوں کی خاص رنگ میں تربیت کیلئے ایک سنہری موقع جانا اور تمام اولاد کو نظامِ جماعت سے وابستگی اور خلیفہ وقت کی محبت اور اطاعت کا درس پہلے سے بھی بڑھ کر جوش و جذبہ سے دینا شروع کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اِس زمانہ میں نظامِ جماعت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کا جو رنگ ہم پر چڑھا وہ آج تک ہمارے کام آرہا ہے۔

آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں لیکن آپ نے اپنے میکے سے نہ صرف پختہ تعلق رکھا بلکہ جہاں بھی ضرورت ہوئی آپ ان کی حتی المقدور مدد بھی کرتیں۔ ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے خوب کشائش عطا فرمائی۔ آپ اپنے خاندان کی خوب مالی مدد بھی کرتیں، یتیموں، بیواؤں کا بہت خیال کرتیں۔ کسی بچی کی شادی کروا دیتیں ۔ کسی کو بھینس خرید کر دے دیتیں۔ غرض کہ ہر قسم کی مدد کرتیں رہتیں اور اگر اس پر لاکھوں بھی خرچ ہو گئے تو آپ نے پرواہ نہیں کی۔

والد صاحب کی زندگی کی آخری سانس تک بے انتہا خدمت کی۔ آخری چند سالوں میں دِل کی تکلیف بھی ہو گئی اور صحت کمزور رہنے لگی لیکن ہر وقت والد صاحب کی صحت اور آرام کا خیال رہتا۔ خود تکلیف اُٹھا کر اُن کی تیمارداری کرتیں۔ آپ کو دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت ملی۔

آپ احمدی ہونے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام سے فیضیاب ہوئیں اور دعاؤں اور

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

خدا سے تعلق میں بڑھتی چلی گئیں۔ دُعا پر کامل یقین تھا۔ اور ہمیشہ کہتیں کہ میرے خدا نے مجھے وہ سب کچھ عطا کیا جو میں نے اُس سے مانگا اور اس کے لئے خدا کا بیحد شکر ادا کرتیں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق وہی تھا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا کہ غرباء اور غریب رشتہ داروں کا بہت خیال کرتیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کرنے والی بنیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی (سورۃ النحل آیت 91)

نماز کی ادائیگی کی بہت پابندی کرتیں اور نماز کو انتہائی سنوار کے ادا کرتیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس فرمان کو ہمیشہ مدنظر رکھتیں کہ نماز میں بہت دُعا کیا کرو۔ خدا کی ذات پر کامل یقین اور اعتبار تھا۔ اور اُس کے در سے کبھی مایوس نہیں ہوتی تھیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں ہم نے اپنی والدہ کے عملی نمونہ سے بہت کچھ سیکھا۔ قرآن سے بیحد عشق تھا۔ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرتیں اور ایک ماہ میں متعدد دفعہ قرآن کا دَور مکمل کرتیں اور قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتیں۔ دن میں سینکڑوں مرتبہ درود شریف کا ورد کرتیں۔ آپ نظام جماعت سے وابستگی کو اپنے لئے اعزاز سمجھتیں اور باقاعدگی سے جماعتی اجلاسات میں حاضر ہوتیں اور اپنی خوش خلقی اور محبت سے بہت ہر دلعزیز تھیں۔ آپ کو اپنے حلقہ میں نائب صدر لجنہ کے عہدہ پر خدمت کی توفیق ملی۔ حضور کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر دیکھتیں بلکہ ایم ٹی اے کے تمام پروگرام بہت شوق سے دیکھتیں حضرت خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھتے ہی درود شریف کا ورد شروع کر دیتیں۔ جلسہ کے لائیو پروگرام دیکھتیں۔ وفات سے دو دن قبل طبیعت خراب تھی مجھے کہا کہ جرمنی کا جلسہ شروع ہے اور ایم ٹی اے پر جلسہ کے لائیو پروگرام دیکھتی رہیں۔

والد صاحب 74ء میں گرفتار ہوئے اور 75ء میں اُن پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ مگر میں نے کبھی اپنی والدہ کے چہرہ پر فکر یا پریشانی نہیں دیکھی۔ آپ بیحد مہمان نواز تھیں۔ ہمارا خاندان ایک وسیع خاندان ہے۔ سارا سال مہمانوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور جلسہ سالانہ پر تو گھر کا چپہ چپہ مہمانوں سے پُر ہوتا لیکن میں دیکھتا کہ مہمانوں کی کثرت آپ کی خوشی کو اور بڑھا دیتی اور ہر ایک کی مہمان نوازی کرکے آپ کو بیحد خوشی ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ سب خدا کے فضل سے اپنے گھروں میں آباد اور صاحب اولاد ہیں۔ اپنی بیٹیوں کے بارہ میں ہمیشہ فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت اچھے داماد دیئے ہیں اور میری بچیاں اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ میرے ساتھ بے انتہا محبت اور احسان کا سلوک کیا ہمیشہ بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے گھریلو معاملات میں ضرور مشورہ کرتیں بلکہ میرے بچوں اور بچیوں کے ساتھ بھی اور تمام پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کو بے پایاں محبت عطا کی اور اُن کی تعلیم و تربیت میں بہت عظیم کردار ادا کیا اُن کے ساتھ ذاتی دوستی کا تعلق بنایا۔ آپ کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ یہ سب یورپ کے آزاد ماحول میں پرورش پا رہے ہیں اس لئے بزرگوں کو ان بچوں کے ساتھ اپنے مقام سے نیچے اُتر کر دوستی کا ذاتی تعلق بنانا چاہئے۔ اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ پہلے وہ بزرگوں کا احترام کریں تب ہم ان سے محبت کریں۔ آپ فرماتیں ہم جتنا بڑھ کر اُن سے محبت اور شفقت اور اُن سے دوستی بنائیں گے اتنا ہی یہ اپنی ثقافت اور مذہب کے قریب آئیں گے۔ والدہ کے اس بے مثال اُسوہ نے ہمارے بچوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں میری والدہ پر آپ جب تک زندہ رہیں ایک بے انتہا محبت و شفقت کرنے والے وجود کی طرح ہمارے سر پر سایہ فگن رہیں۔ خدا کرے کہ ہم اُن کی خوبیوں اور نیکیوں کو اپنے اندر اس طرح زندہ کریں کہ ہم آپ کو ہر وقت اپنے اندر محسوس کریں۔

اے خدا جس طرح ہماری والدہ نے ہم سے محبت و شفقت کی تو بھی اُن سے ایسی ہی رحمت کا سلوک فرما۔ اُن کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے خلد بریں میں آپ کے درجات کو بلند کرتا رہ۔ آمین ثم آمین۔ ❀

پچاسویں جلسہ سالانہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ کا بابرکت انعقاد

❀ نماز تہجد، درس القرآن، ذکر الٰہی سے معمور ماحول۔ ❀ صوبہ اڈیشہ سمیت ہندوستان کے مختلف شہروں سے کل 4500 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت ❀ علاقہ کی معزز سرکردہ شخصیتوں کا قومی یکجہتی کے موضوع پر خطاب ❀ لوکل کیبل کے ذریعہ جلسہ کی لائیو کوریج۔ ❀ نہایت پرسکون ماحول میں مختلف دینی امور پر پرمغز تقاریر

(مقصود علی احمد خان۔ مبلغ انچارج کیرنگ)

الحمدللہ جماعت احمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کا پچاسواں جلسہ سالانہ بتاریخ 23-24-25 مئی شایان شان طریق پر منعقد ہوا۔

پہلا دن 23 مئی 2014

دوپہر 12 بجکر 50 منٹ پر محترم منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے لوائے احمدیت لہرایا۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد کے فلک بوس نعروں سے گونج اٹھی شام کو تمام حاضرین جلسہ نے جلسہ گاہ میں پروجیکٹر کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ سنا۔

جلسہ کی پہلی نشست: شام سات بجے مکرم منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت جلسہ کے پہلے دن کی پہلی نشست کا آغاز ہوا تلاوت قرآن مجید شمیم علی صاحب نے کی۔ عہد وفائے خلافت خاکسار نے دہرایا بعد ازاں مکرم محمد فضل عمر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ صدر جلسہ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

دوسرا دن 24 مئی 2014 پہلی نشست

صبح ساڑھے نو بجے مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت دوسرے دن کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شمس الحق خان صاحب نے کی۔ مکرم محمد یامین خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس نشست میں تین تقاریر ہوئیں۔

بعنوان ہستی باری تعالیٰ: محترم مولوی اسمٰعیل خان صاحب نے سیرت آنحضرت ﷺ عائلی زندگی کے آئینہ میں: مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ، شفقت علیٰ خلق اللہ پر مکرم جمال شریعت صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ نشست برخاست ہوئی۔

دوسری نشست: شام ساڑھے پانچ بجے مکرم سیف الرحمن صاحب امیر جماعت کیرنگ کی زیر صدارت دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ناصر خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم اسرائیل خان صاحب نے پڑھی۔ اس نشست میں چار تقاریر ہوئیں۔ سیرت آنحضرت ﷺ عشق الٰہی کے آئینہ میں مکرم مولوی میر عبدالحفیظ صاحب نے کی۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر مکرم مولوی فرزان احمد خان صاحب نے۔ خلافت کی اہمیت و برکات پر مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے تقریر کی۔ اسی طرح تربیت کے مختلف پہلوؤں پر محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے خطاب فرمایا۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ نشست برخاست ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔

تیسرا دن 25 مئی 2014 پہلا اجلاس

تیسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے زیر صدارت مکرم محمد نور الدین امین صاحب امیر ضلع خوردہ، نیاگڑھ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز عرفات علی صاحب نے اور نظم مکرم سیفور احمد خان صاحب نے پڑھی۔

اس نشست میں انفاق فی سبیل اللہ اور نظام وصیت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر علی الترتیب مکرم اختر الدین صاحب اور مکرم فضل حق خان صاحب نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر سدانند جی سوشل ورکر ہندو سماج اور مکرم ڈاکٹر پرسنہ پائسانی نے خصوصی خطاب کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ نشست برخاست ہوئی۔

اختتامی اجلاس

محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب نے کی۔ مکرم یامین خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم مولوی شیخ اسحٰق صاحب نے اسلام اور امن عالم بزبان اُڑیہ تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم سوامی سودھا نند سرستی (آریہ سماج) نے قیام امن کے موضوع پر خطاب کیا۔ مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے (دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ ❀

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
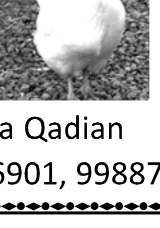
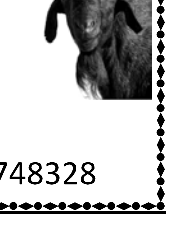
rop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

میرے پیارے والد مرحوم

محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان

(چوہدری منصور احمد چیمہ، واقف زندگی قادیان)

خاکسار کے والد محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم حضرت چوہدری نور احمد صاحب چیمہ داتہ زیدکا سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔آپ چھ بھائی اور ایک بہن میں سب سے بڑے تھے۔اس وقت والد صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی چوہدری نعمت اللہ صاحب چیمہ اپنی فیملی کے ساتھ ربوہ میں مقیم ہیں۔

آپ کی پیدائش تقریباً 1920 میں داتہ زیدکا سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ کی وفات 26 جولائی 2014 بروز ہفتہ صبح 10 بجے بمطابق 27 رمضان المبارک ہوئی۔وفات کے وقت آپ کی عمر تقریبا 94 سال کی تھی۔

خاکسار کے دادا جان حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب، چوہدری عبد اللہ خان صاحب جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ماموں تھے کے ساتھ 1902 میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آئے نیز درس کے موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دیکھ کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ صحابہ میں ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حفاظت مرکز کے لئے جب تحریک فرمائی تو محترم دادا جان نے چھ بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ تم بڑے بیٹے ہو اور برطانوی فوج میں بھی رہ چکے ہو، قادیان جانے کی تیاری کرو اور میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا خدمت دین کے لئے وقف ہو۔چنانچہ محترم دادا جان کے حکم کے بعد محترم والد صاحب قادیان کے لئے روانہ ہوئے دادا جان نے روانگی کے وقت تاکید کی کہ بیٹا اب کبھی قادیان سے دوبارہ واپس آنے کی مت سوچنا جب تک خلیفہ وقت حکم نہ دے تاکہ میری چٹّی چادر نو داغ نہ لگ جائے۔(میری سفید چادر کو داغ نہ لگ جائے) 1954 میں جب محترم دادا جان نے اپنی وفات سے قبل اس بات کا ذکر کیا کہ میں بہت خوش ہوں کہ میری تمام تمنائیں پوری ہوگئیں کہ میرا بیٹا خدمت دین کے لئے قادیان میں بطور درویش وقف ہے۔

جب تقسیم ہند کے وقت قادیان آگئے تو یہ احساس ہوا کہ میں سب سے بڑا ہوں اور میں والدہ صاحبہ کے پاس نہیں ہوں کوئی خدمت نہیں کرسکتا تو انہوں نے اپنے ملنے والے معمولی گزارہ الاونس سے لکھ کر دفتر میں دے دیا کہ اس میں سے کچھ روپے میری والدہ صاحبہ کو گاوں داتہ زیدکا بھجوادیا کرے جو ان کو تاحیات ملتے رہے۔

خلیفہ وقت سے اخلاص ووفا

ہم نے محترم والد صاحب کو ساری زندگی خلافت کا شیدائی پایا اور آپ ہمیشہ خلیفہ وقت کو دعا کیلئے خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔2005 میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تھے اس وقت محترم والد صاحب وہیل چیر میں حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔پیارے آقا نے محترم والد صاحب کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔آپ اس خوش قسمتی پر نازاں تھے حضور انور سے معانقہ کرتے ہوئے آپ نے عرض کی کہ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار خلفا سے ملاقات و معانقہ کا شرف حاصل ہوا ہے۔

خلافت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی اس میں حصّہ لیتے اور سال کے آغاز کا جب حضور انور اعلان فرماتے فوراً چندہ کی ادائیگی کردیتے۔

اگر کوئی جماعتی نظام کے خلاف کوئی بات ان کے پاس بیٹھ کر کرتا تو اس کو بہت ناپسند کرتے اور اس کو سمجھاتے۔اور اپنے پاس سے چلے جانے کو کہتے۔

شادی اور اولاد

محترم والد صاحب کی شادی خاکسار کی والدہ محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حسن صاحب ساکن جمگاوں، بہار سے 1953 میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔اس وقت دو بیٹے ایک بیٹی حیات ہیں۔ قادیان میں خاکسار کے علاوہ ایک بہن رہائش پزیر ہے۔

اوصاف وخدمات

محترم والد صاحب ابتدائی درویشان میں سے تھے۔آپ جب قادیان تشریف لائے تو درویشان کو مختلف حلقہ جات میں ڈیوٹیوں کے لئے تقسیم کیا گیا تھا آپ حلقہ ناصر آباد میں رہے سب سے پہلے کیڑی پٹھانا میں ڈیوٹی لگی اور وہاں ایک ہفتہ رہ کر ایک بڑے قافلہ کی حفاظت کی ڈیوٹی کرتے ہوئے قادیان آئے اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں حفاظت کی خصوصی توفیق پائی۔

محترم والد صاحب باجماعت نمازوں کے پابند تھے۔باوجود پیرانہ سالی اور چوٹوں کے آپ نے مسجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی جاری رکھی۔جب تک وہنگی کے ذریعہ مسجد میں جاکر نماز پڑھ سکتے تھے پڑھتے رہے۔پھر ایک دودفعہ گر جانے کی وجہ سے بعض ذمہ دار افراد کے منع کرنے پر گھر پر باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہے۔

محترم والد صاحب زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے مگر آپ کی شدید خواہش تھی کہ ہم سب بھائی بہن پڑھیں اور اللہ کے فضل سے ہم سب بہن بھائیوں کو والد صاحب نے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔اور بہت خوش تھے کہ میرا بیٹا بھی وقف زندگی ہے اور دو پوتے بھی واقف زندگی ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرلی ہے اسی طرح ایک پوتا اور ایک پوتی وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہیں۔

آپ انتہائی خوش مزاج، صابر، ہنس مکھ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی اور بھروسہ رکھنے والے تھے اور ہر بات پر الحمد للہ کہتے اور شکوہ شکایت سے دور رہتے۔آپ کی خوش مزاجی کی وجہ سے ہمارے گھر کے سامنے نزد بہشتی مقبرہ بعض درویشان صبح شام بیٹھا کرتے تھے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوا کرتے تھے۔والد صاحب کو اپنے درویش بھائیوں کی یادیں اکثر غمگین کردیتی تھیں۔

سال 1988 میں محترم والد صاحب کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی لیکن آپ نے بڑے صبر اور ہمت سے اس معذوری کو برداشت کیا۔آپ چلنے پھرنے سے معذور تھے۔مگر اپنے ایک تیار کردہ سائیکل پر روز صبح باہر گیٹ بہشتی مقبرہ کے سامنے بیٹھتے اور شام کو دعا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر بہشتی مقبرہ جاتے اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک سیر کرکے آتے۔

مہمانوں کی آمد سے خوشی محسوس کرتے اور انکا خیال رکھتے تھے اور ہم کو بھی اس خدمت کی تلقین کرتے۔

اپنے گزارہ الاونس سے کچھ نہ کچھ نکال کر ضرور کسی ضرورت مند کو دیتے۔

جماعتی تعمیرات کا سنتے اور دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور بار بار ذکر کرتے کہ میں آج فلاں بلڈنگ دیکھ کر آیا ہوں بہت خوبصورت ہے۔

آپ کے تعلقات گاوں دیہاتوں کے جاٹوں کے ساتھ بہت اچھے تھے۔آپ ڈیوٹی کے علاوہ زمینداری اور مویشی پالنے کا کام ایک لمبا عرصہ تک کرتے رہے۔

قریب کے گاوں کے مختلف مذاہب کے لوگوں سے برادرانہ تعلق تھا۔آخر دم تک انکی اولاد سے بھی تعلق رکھا وہ لوگ بھی انکو بڑے احترام اور عزّت سے مخاطب کرتے تھے۔

سفر پر جانے سے قبل صدقہ دینے کی تلقین کرتے اور جمعہ کے روز سفر سے منع کرتے۔

تقسیم ہند کے وقت جو جماعتی خدمات ان کے سپرد ہوئیں ان کو بڑی دلیری سے سرانجام دیا اور ناگزیر حالات میں اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ گزارہ کیا بڑے ہونے کی وجہ سے کئی درویش بھائی ان کو بھائی جان کہہ کر پکارتے تھے۔

حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کے لئے کہتے اور اپنے لئے بھی دعا کے لئے لکھواتے۔

والدہ صاحبہ وبچوں، پوتوں کو ایک لمبا عرصہ تک آپکی خدمت نصیب ہوئی۔اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند کرے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور جنّت الفردوس میں جگہ دے۔جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

ملکی رپورٹیں

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ برائے صوبہ پنجاب و ہریانہ

الحمدللہ کہ پندرہ روزہ تربیتی کیمپ برائے صوبہ پنجاب، ہریانہ 2014 مورخہ 10 جون سے شروع ہوکر مورخہ 24 جون کو بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔شمالی ہند کے دوصوبہ جات پنجاب اور ہریانہ سے اس کیمپ میں 114 طلبہ اور 48 طالبات نے شرکت کی۔طلباء کی رہائش کا انتظام نصرت گرلز اسکول (سابقہ جامعۃ المبشرین کی بلڈنگ) میں اور طالبات کی رہائش کا انتظام لجنہ ہال میں کیا گیا تھا۔اس پندرہ روزہ کیمپ میں شامل جملہ طلباء و طالبات کو لگاتار پندرہ روز تک صبح ساڑھے آٹھ تا دوپہر ایک بجے اساتذہ کرام اور استانیاں باقاعدہ کلاس لگا کر مقررہ کورس پڑھاتے رہے۔مغرب کے بعد مسجد انوار میں تربیتی اجلاس ہوتا رہا جس میں معینہ موضوع پر عام فہم زبان میں ایک تقریر ہوتی۔اسی طرح طلباء کے کھیلوں کا بھی انتظام رہا۔

مورخہ 13 اور 20 جون دو جمعے اس تربیتی کیمپ کے دوران آئے۔تمام طلبہ وطالبات کیلئے باقاعدہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے سنائے جانے کا انتظام کیا گیا۔تمام طلباء وطالبات پانچوں نمازیں مساجد میں باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔اور بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک پر دعا کیلئے حاضر ہوتے رہے۔مورخہ 23 جون کو طلباء کا اور 22 جون کو طالبات کا (لجنہ کے زیر انتظام) تحریری امتحان لیا گیا۔مورخہ 23 جون کو اجتماعی رنگ میں طلباء کو قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔مورخہ 24 جون کو اختتامی تقریب محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کی صدارت میں عمل میں آئی۔علمی و ورزشی اور دینی امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔اور صدارتی خطاب میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے بچوں کو نصائح فرمائیں۔مورخہ 13-14-15 کو جلسہ سالانہ جرمنی میں ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لائیو خطابات اور مورخہ 22 جون کو مجلس خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع میں ہوئے خطاب کو سنانے کا اہتمام کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور طلبہ وطالبات کے جو کچھ یہاں سے سیکھا اسے خود بھی اپنی زندگیوں میں اپنانے کی توفیق پائیں اور دوسروں کی ہدایت کا بھی موجب بنیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سات روزہ تربیتی کیمپ جے گاؤں

مورخہ 20 مئی تا 27 مئی 2014 جے گاؤں میں ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں 49 طلباء وطالبات نے شرکت کی۔طلباء وطالبات کے قیام وطعام کا انتظام مشن ہاؤس میں کیا گیا تھا۔کلاسز کے علاوہ طلباء کے علمی ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات بھی دیئے گئے۔الحمدللہ اس کیمپ کے نتیجہ میں بچوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی انمیں وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی عادت پیدا ہوئی۔اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔

(محمد صغیر عالم،مبلغ سلسلہ جے گاؤں)

تربیتی اجلاس

ادے پور کٹیا میں مورخہ 18 مئی 2014ء کو دعوت الی اللہ کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا اس موقعہ پر محترم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوۃ الی اللہ بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔مکرم اسلم خان صاحب نے ایک نعت پیش کی۔بعدازاں مکرم انیس احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔اس موقعہ پر مسجد اور اردگرد کے علاقہ میں وقار عمل بھی کیا گیا۔

(بشارت احمد امروہی۔مبلغ سلسلہ شاہجہانپور۔یوپی)

ممبران پارلیمنٹ کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کی پیشکش

ورنگل میں مورخہ 20 مئی 2014 کو گزشتہ انتخابات میں کامیاب ہونے والے دو ممبران پارلیمنٹ مکرم کادیم شری ہری صاحب ایم پی ورنگل اور مکرم سیتارام نائک صاحب ایم پی محبوب آباد سے ملاقات کرکے انہیں احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی لٹریچر World Crisis and the pathway to peace اور لیف لیٹس پیش کئے گئے۔اس موقع پر مکرم محمد سعادت اللہ صاحب نمائندہ دعوت الیٰ اللہ جنوبی ہند اور مکرم وزیر احمد صاحب معلم سلسلہ قاضی پیٹھ بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔اس ملاقات کی خبر چار مقامی اخبارات میں فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی۔ (شبیر احمد یعقوب امیر ضلع ومبلغ انچارج ورنگل)

تربیتی کیمپ اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ تلنگانہ

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں مورخہ 2 جون تا 5 جون 2014ء ضلعی سطح پر ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔کیمپ میں شامل اطفال وناصرات کی عمر اور تعلیمی معیار کے مطابق انہیں 3 گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔

5 جون 2014 کو بعد نماز عصر مکرم محمود احمد صاحب بابو صاحب ضلعی امیر محبوب نگر کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے بچوں سے بعض سوالات کئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد محترم امیر صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔اس موقع پر محترم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ جڑچرلہ،مکرم رفیق احمد صاحب معلم وڈمان اور مکرم ولی احمد صاحب معلم سلسلہ کریم الدولہ ضلع کرنول کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ (شریف خان۔مبلغ انچارج محبوب نگر تلنگانہ)

اجتماع وقف نو ساؤتھ زون کرناٹک

جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام بنگلور میں ساؤتھ زون کرناٹک کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع مورخہ 8 جون 2014 بروز اتوار منعقد کیا گیا جس میں بنگلور کے علاوہ مینگلور،شموگہ،سورب،ساگر اور جکور کی جماعتوں سے وقف نو بچے اور اُن کے والدین،سیکرٹری صاحبان،معلمین کرام،مبلغین کرام،عہدیداران،صدر صاحبان اور افراد جماعت نے شمولیت کی۔مورخہ 8 جون بروز اتوار نماز تہجد سے اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔

افتتاحی پروگرام زیر صدارت مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے مہمانان کرام کا استقبال کیا اور اجتماع کی غرض وغایت بیان کی۔مکرم مدبر احمد صاحب واقف نو نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔بعد ازاں مرکزی نمائندہ مکرم کے محمد ظفر اللہ صاحب نے قرون اولیٰ اور ثانیہ کے واقفین زندگی کے واقعات کی روشنی میں خطاب کیا۔دُعا کے ساتھ یہ تقریب برخاست ہوئی۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔بعد دوپہر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں کالج کے بچوں نے اپنے مضامین پڑھے۔اختتامی پروگرام زیر صدارت مکرم کے محمد ظفر اللہ صاحب منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے وقف نو کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔بعدازاں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔صدارتی خطاب ودُعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

(سید شارق مجید،سیکرٹری وقف نو بنگلور)

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبات نکاح

ہمیشہ اس عہد کے ساتھ نئی زندگیوں کا آغاز کرنا چاہئے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کامل وفاداری اور سچ کے ساتھ تعلق نبھانے ہیں۔ اور نہ صرف آپس میں لڑکے لڑکی نے یہ تعلق نبھانے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے والدین کا، رشتہ داروں کا، عزیزوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔

ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پر رکھو۔ اگر سچائی پر بنیاد ہوگی تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوگا اور جب اعتماد قائم ہوگا تو پھر ان تعلقات میں خوبصورتی اور بہتری پیدا ہوگی اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار و محبت کو پھیلانے والی ہوں گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اعلانات نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 نومبر 2011ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ثناء وسیم بنت مکرم ڈاکٹر وسیم احمد خان صاحب یو کے کا ہے جو عزیزم ڈاکٹر طاہر علی مرزا ابن مکرم مرزا عبدالوہاب صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر اور دوسرا نکاح عزیزہ عطیۃ الرحمن بٹ بنت مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب کنگسٹن یو کے کا عزیزم لقمان احمد اختر ابن مکرم ادریس احمد اختر صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ لقمان اختر جرمنی میں رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح، شادی خوشی کی ایک تقریب ہے لیکن اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں پڑھی جانے والی آیات کا انتخاب کر کے توجہ دلائی کہ نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمیشہ اس عہد کے ساتھ نئی زندگیوں کا آغاز کرنا چاہئے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کامل وفاداری اور سچ کے ساتھ تعلق نبھانے ہیں۔ اور نہ صرف آپس میں لڑکے لڑکی نے یہ تعلق نبھانے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے والدین کا، رشتہ داروں کا، عزیزوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اگر انسان یہ چیز سوچے، لڑکا، لڑکی سوچیں، ان کے خاندان سوچیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پیار اور محبت سے رشتے قائم ہوتے ہیں اور دیر پا ہوتے ہیں اور ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اور آئندہ بھی وہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں جو نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ نسلیں جو آئندہ آنے والی ہیں ان روایات کو قائم رکھنے والی ہوں۔ ان تعلیمات کو قائم رکھنے والی ہوں جو اسلام کی تعلیمات ہیں۔ جس کی تجدید، جس کا اعادہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

ان نصائح کے بعد حضور انور نے فرمایا: یہ دونوں خاندان پرانے احمدی خاندان ہیں۔ جب ان کے خاندانوں میں جماعت کا پیغام آیا تو انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ اس پیغام کو سن کر، قبول کر کے اس پر عمل کیا اور اپنے خاندانوں میں اور اپنے گھروں میں احمدیت کو قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔ اب دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

❀❀❀

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 نومبر 2011ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے جو عزیزم مرزا عدنان احمد ابن مکرم مرزا لقمان احمد صاحب کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ نکاح، شادی ایسے مواقع ہیں جن کے نتیجہ میں آئندہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں، اولادیں پیدا ہوتی ہیں اور خاندانوں کی نسلیں چلتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس موقعہ پر ہمیشہ تقویٰ سے کام لو۔ ایک دوسرے کے رشتوں کا خیال رکھو۔ رشتہ داروں کا خیال رکھو تا کہ یہ نئے قائم ہونے والے تمہارے رشتے ہمیشہ قائم رہیں۔ دوسرے ہمیشہ ان رشتوں کی بنیاد سچائی پر رکھو۔ اگر سچائی پر بنیاد ہو گی تو ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوگا اور جب اعتماد قائم ہوگا تو پھر ان تعلقات میں خوبصورتی اور بہتری پیدا ہوگی اور نئی نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی، سچائی پر قائم رہنے والی اور پیار و محبت کو پھیلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کی یہ باتیں تمہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس لئے صرف اس دنیا پر نظر نہ رکھو۔ یہ دنیا تو چند سال کی ہے۔ اس کے بعد کی جو اخروی زندگی ہے وہ اصل زندگی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور پھر تمہیں جزاء سزا ہونی ہے۔ اس دنیا کے کئے ہوئے اعمال کی، نیکیوں کی اللہ تعالیٰ جزاء دیتا ہے اور برائیاں کرنے والوں سے کس طرح کا کیا سلوک کرنا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو کل آنے والی ہے اس پہ ہمیشہ نظر رکھو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع کے لئے جو یہ آیات چنی ہیں ان پر نظر رکھیں تو ہمیشہ رشتے خوبی سے نبھتے رہیں اور قائم رہنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کرے کہ آج یہ جو رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھنے والا ہو۔ تقویٰ پہ چلنے والا ہو۔ یہ رشتہ جو قائم ہو رہا ہے یہ عزیزہ ساویہ عروشہ بنت مکرم شبیر احمد شاہ صاحب کا ہے۔ اس خاندان کا تعلق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ساتھ بھی ہے اور دوسری طرف اس خاندان سے ہے جو بڑے دُور دراز علاقہ آذربائجان سے ہجرت کر کے قادیان آئے۔ بچی کی دادی، ان کے ایک بھائی ڈاکٹر سید جنود اللہ شاہ صاحب، ان کی والدہ اور بھائی یہ لوگ ہجرت کر کے آئے اور حقیقت میں یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پورا فرمایا کہ جب تم مسیح موعود کا پیغام سنو تو خواہ برف کی سلوں پہ چل کے آنا پڑے تو آنا۔ ان لوگوں نے بھی کچھ سفر پیدل کیا، کچھ خچروں پر کیا، گلیشئر زمیں سے گزرتے ہوئے آئے۔ ہمالیہ بھی ان کے رستہ میں پڑا اور وہاں سے گزرتے ہوئے بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ جب لگتا تھا اب زندگی کا خاتمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان پہنچانا تھا تو انہوں نے مشکلوں سے مہینوں کا یہ بڑا کٹھن سفر بیماری کی حالت میں، لاچاری کی حالت میں جاری رکھا اور اللہ کے فضل سے قادیان پہنچے اور وہاں پہنچ کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ اس لحاظ سے بچی کی دادی کا خاندان وہ خاندان ہے جنہوں نے بڑی قربانی دے کر احمدیت قبول کی۔ اسی طرح ان کے دادا حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کے نواسے تھے اور سید عبدالستار شاہ صاحب کا خاندان وہ خاندان ہے کہ ان کے بارہ میں، ان کی اہلیہ کے بارہ میں اور ان کے بچوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ یہ بہشتی ٹبر ہے۔ پھر اس بچی کے دادا جو باہر کام کرتے تھے اور ان کی دنیاوی ملازمت تھی اور اچھی ملازمت تھی وہ اس کو چھوڑ کر وقف کر کے آئے اور بڑی قربانی سے، بڑی وفا سے انہوں نے اپنے وقف کو نبھایا اور جو بھی گزارہ الاؤنس تھا اس میں جس طرح بھی ہوا بڑی عاجزی اور قناعت سے زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فضل فرمایا اور اس لحاظ سے ان کے بچوں کو آگے بہت کچھ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہر لحاظ سے مزید فضل فرماتا چلا جائے۔ ان کی نسل میں سے اب ایک جامعہ کا بھی طالبعلم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحیح مبلغ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزم مرزا عدنان احمد، مرزا لقمان احمد کے بیٹے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے ہیں۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی خاندان سے منسلک ہونا کوئی بڑائی نہیں ہے۔ اصل بڑائی وہی ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ تقویٰ کو سامنے رکھو۔ نیکیوں پر قائم رہو۔ سچائی پر قائم رہو۔ دین کو مقدم رکھو تو سب کچھ تمہیں مل جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اولاد کے لئے یہی دعا کی تھی کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تو سب کچھ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اگر فضل فرمائے اور فضل فرمانا چاہے اور نوازنا چاہے، اور جب نوازے تو کوئی دنیاوی روک اس کے آگے روک نہیں بن سکتی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو پھر جتنی مرضی دنیاوی کوششیں ہوں کسی قسم کی کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ان خاندانوں کے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جن کے آباء واجداد نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں اور نیکیوں پر قائم ہوئے اور تقویٰ پر قائم ہوئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا عبدالستار شاہ صاحب نے گویا زمانہ کے امام مسیح موعود و مہدی معہود سے ایک سند حاصل کی اور زندگی میں ہی وہ سند حاصل کر لی کہ یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نوازنا چاہے تو پھر کوئی دنیاوی روک جو ہے اس میں روک نہیں بن سکتی۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا ہمیشہ یاد رہے، دین ہمیشہ یاد رہے، پھر دنیا ہمیشہ خود آ کے قدموں میں گرتی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں خاندان، دونوں لڑکا اور لڑکی جن خاندانوں سے ہیں، اپنی خاندانی روایات کو قائم کرنے والے ہوں اور اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور جو توقعات آپ نے اپنی اولاد سے وابستہ رکھیں۔ اور ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں جو احمدیت قبول کرنے والے ان خاندانوں نے احمدیت کی خاطر قربانیاں کر کے دیں۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی اللہ تعالیٰ یہ نیکیاں جاری رکھے۔

مذکورہ نصائح اور دونوں خاندانوں کا تعارف کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب ان چند الفاظ کے ساتھ مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر دعا کروانے سے پہلے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ دعا کر لیں۔ ❀❀

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر :7051 میں یوسف خان ولد بشیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 11 جون 1983ء پیدائشی احمدی ساکن کنڈور، منڈل ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گمشا علی   العبد: یوسف خان   گواہ: نورالدین

مسل نمبر :7052 میں سید جان ولد حسین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ سنگ تراشی عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹاکشہ پور منڈل۔ آتما کول، ورنگل۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تین گنٹھ زمین پر جھونپڑی بنی ہے اس میں تین بھائی شریک ہیں۔ ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید ولی   العبد: سید جان   گواہ: ولی احمد

مسل نمبر 7053 میں فاطمہ بیگم زوجہ مدار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 44 سال بیعت 25 سال قبل ساکن کنڈور۔ منڈل۔ کنڈور۔ ورنگل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا تین گرام قیمت 8400 روپے۔ چاندی 18 تولہ 8100 روپے۔ حق مہر 1500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین   الامۃ: فاطمہ بیگم   گواہ: مدار صاحب

مسل نمبر :7054 میں محمد منیر احمد ولد غلام محمد احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 6 جولائی 1971ء پیدائشی احمدی ساکن H.No 6/49/142 Bidi Workars Colony Kamaredi بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی والد صاحب کی 2 ایکڑ زمین ہے جس میں تین بھائی شریک ہیں میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد معین الدین   العبد: محمد منیر احمد   گواہ: محمد احمد اللہ

مسل نمبر :7055 میں فیض النساء زوجہ نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور۔ منڈل۔ کنڈور۔ ورنگل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے (۱) 2 تولہ سونا قیمت 60000 روپے۔ (۲) 20 تولہ چاندی قیمت 9000 روپے۔ (۳) حق مہر کے عوض میں سونا لکھ دیا گیا ہے۔ (۴) 3 گرام سونا قیمت 8400 روپے کل میزان۔ 774000 میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین معلم سلسلہ   الامۃ: فیض النساء   گواہ: گمشا علی

مسل نمبر :7056 میں سید ولی ولد مولانا صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ سنگ تراشی عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹاکشہ پور۔ منڈل۔ آتما کول۔ ورنگل۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ دو گنٹھہ زمین پر ایک مکان ہے جس میں دو کمرے ہیں اس میں دو بھائیوں کا حصہ ہے۔ ایک ایکڑ زرعی زمین ہے جس میں دو بھائی ایک بہن شریک ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ شریف احمد   العبد: سید ولی   گواہ: ولی احمد

مسل نمبر 7057 میں سعید احمد ولد جلال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت تاریخ پیدائش 1960 تاریخ بیعت 1986 ساکن کاسرلا پہاڑ۔ منڈل۔ اروا پلی۔ ضلع نلگونڈہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان جو دو کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے ساڑھے پانچ گنٹھ زمین پر مشتمل ہے قیمت چار لاکھ روپے۔ سات ایکڑ زمین زرعی قیمت سات لاکھ روپے کل میزان: 11 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار 8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رمضان   العبد: شیخ سعید احمد   گواہ: محمد اکبر

مسل نمبر :7058 میں محمد قدیر احمد ولد شبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 10 اپریل 1974 پیدائشی احمدی ساکن Vill Indoeman Via Atmakul Dt. Mahboob Nagar بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک ایکڑ زمین زرعی قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد جلال   العبد: محمد قدیر احمد   گواہ: محمد عثمان

مسل نمبر :7059 میں عارفہ تبسم زوجہ ظفر اللہ گڈے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 28 دسمبر 1977ء پیدائشی احمدی ساکن H.No. 1/9/23 Kharibowli Yadgir بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد سونے کی چین وزن ایک تولہ، ایک عدد سونے کی نیکلس وزن ساڑھے چار تولہ۔ ایک عدد سونے کی نیکلس ڈیڑھ تولہ، ایک عدد سونے کی نیکلس وزن ایک تولہ، تین عدد سونے کی انگوٹھی وزن ایک تولہ۔ سونے کی بالی تین گرام۔ چاندی کی چین دس تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حمدِ باری تعالیٰ

آسماں کا زمیں کا نور ہے تُو
اپنی قدرت کا اَوجِ طُور ہے تُو
تیرے جلوے عیاں ہر ایک شے میں
بہرِ قلب و نظر سُرور ہے تُو
ہر مکاں اور لامکاں میں موجود
مظہر و ظاہر و ظُہور ہے تُو
وحدہٗ لا شریک ذات تیری
نقشِ ہر غیر سے نفُور ہے تُو
تیری جلوہ گری ہے رفعتوں پر
تحتِ پاتال بھی ضرور ہے تُو
تو رگِ جاں سے بھی قریب تر ہے
کون کہتا ہے اُس سے دُور ہے تُو
خالقِ کُل جہاں ہے تیری ذات
مالکِ ساعتِ نُشُور ہے تُو
وہ جو تیرے ہی ہو گئے ہیں اُن کا
ناز پرور ہے تُو غرور ہے تُو
عاصیوں کے لئے رِدائے بخشش
سب گنہ گار، اک غفور ہے تُو
جس کو حاصل ہوا ہے تیرا عرفاں
اُس کے باطن کا گویا طُور ہے تُو
اک نظر راشدِ شکستہ تن پر
ناظر و حاضر و حُضُور ہے تُو

(عطاء المجیب راشد)

شعبہ نورالاسلام کے اوقات روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اللہ گڈے — الامۃ: عارفہ تبسم — گواہ: فضل محمد سوداگر

مسل نمبر: 7060 میں ظفر اللہ گڈے ولد رحمت اللہ گڈے مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ موٹر وائنڈر پیدائش 19 اگست 1977 پیدائشی احمدی ساکن H.No. 1/9/23 Khri Bowli Yadgir بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از موٹر وائنڈنگ ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر — العبد: ظفر اللہ گڈے — گواہ: مصور احمد دنڈوتی

مسل نمبر: 7061 میں وکعی احمد گلبرگی ولد محمد خواجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن تاریخ پیدائش 1970 پیدائشی احمدی ساکن 18-18 Shanti nagar Kharibowli بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد پلاٹ 30/40 کا ہے نزدیک بس ڈپو۔ منڈرگا روڈ یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از الیکٹریشن 7000 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی — العبد: وکعی احمد گلبرگی — گواہ: فرید احمد گلبرگی

مسل نمبر: 7062 میں احمد ذکی وکیل ولد محمد ادریس احمدی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 18/9/1980 پیدائشی احمدی ساکن Shahpurpet ,1-8-57 ضلع یادگیر۔ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد گلبرگی — العبد: احمد ذکی وکیل — گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی

مسل نمبر: 7063 میں محسنہ بیگم زوجہ طاہر احمد اماپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن صدر دروازہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد اماپوری — الامۃ: محسنہ بیگم — گواہ: مبارک احمد تیماپوری

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail:jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ حاضر و غائب

☆ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2013ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مندرجہ ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

مکرمہ منصورہ لون صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب۔ جلنگھم)

28 اپریل کو تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ و سابق امام مسجد فضل لندن کی بیٹی اور مکرم سلطان احمد لون صاحب سیکرٹری مال یوکے کی والدہ تھیں۔ آپ نے بیماری کا طویل اور تکلیف دہ عرصہ بڑے صبر و حوصلہ کے ساتھ گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں۔ آپ لمبا عرصہ ضیافت کی ٹیم کی ممبر رہیں اور جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، دوسروں کا خیال رکھنے والی، بہت نرم دل، بے ضرر، سادہ، مہمان نواز مخلص اور متقی خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب۔ درویش قادیان) 6 جنوری 2013 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پارٹیشن کے وقت پاکستان آ کر 5 سال سخت تنگی میں بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارے جبکہ ان کے خاوند قادیان میں درویش تھے۔ قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ نظر کی کمزوری کے باوجود آخر وقت تک کئی کئی گھنٹے روزانہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت ساری خوبیوں کی مالک، ہردلعزیز، خلافت کی وفادار، غرباء کی ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد صادق صاحب (آف امریکہ) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے داماد ہیں۔

(2) مکرم حسینی بدولہ صاحب (سرینام ساؤتھ امریکہ) 17 اپریل 2013 کو 92 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1956ء میں جب سرینام میں جماعت قائم ہوئی تو آپ کو بیعت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی ذاتی زمین جماعت کو مسجد بنانے کے لئے پیش کی۔ آپ کو 20 سال جماعت کے صدر اور نائب صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کے پابند، دینی کاموں میں ہمیشہ صف اول میں رہنے والے، ضرورت مندوں اور غرباء کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کو سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ نے بھی جماعت کی بے لوث خدمت کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم عثمان بدولہ صاحب اور مکرم مبارک بدولہ صاحب ہالینڈ میں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم امجد لطیف صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم۔ راجستھان انڈیا) 18 اپریل 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا (حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ) اور پڑدادا (حضرت ڈاکٹر مکرم الٰہی صاحبؓ) دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو صوبائی امیر راجستھان اور زونل امیر بیاور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت جے پور کے صدر بھی رہے۔ جماعتی خدمات کو ہمیشہ ایک اعزاز سمجھ کر نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے اور صحت کی کمزوری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے جماعتوں کے دورے کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4) مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب (فیصل آباد) 6 مارچ 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کو جرمنی میں تقریباً سات سال صدر جماعت اوسنابرک، بطور سیکرٹری تربیت بون اور ریجنل سیکرٹری تبلیغ کولن ریجن کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی مخلص، خلافت کے فدائی، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نڈر داعی الی اللہ اور مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرم خلیفہ عبد الوکیل صاحب (کینیڈا) 20 اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خلیفہ نور دین جمونیؓ کے پوتے اور حضرت خلیفہ عبد الرحیم صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ مرحوم 1979ء میں ٹورانٹو کینیڈا آئے اور اپنی رضاکارانہ خدمات جماعت کینیڈا کو پیش کر دیں اور پھر بڑے اخلاص و وفا سے مسلسل 20 سال تک باقاعدگی سے مشن ہاؤس ٹورانٹو میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک، متقی، ہمدرد، خوش مزاج، نرم خو اور خلیق وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب (نائب امیر کینیڈا) کے بھائی تھے۔

(6) مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (ملتان) 20 اپریل 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قادر بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم 1972ء سے لے کر 1981ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا۔ آپ ہنس مکھ، زندہ دل اور ہر ایک کے کام آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ ربوہ میں بطور نائب مہتمم مقامی اور کئی دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم جلال الدین اکبر صاحب (نائب سیکرٹری ضیافت یوکے) کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆

پیس سمپوزیم

مورخہ 3 مئی 2014 بروز ہفتہ جماعت احمدیہ منگلور و خدام الاحمدیہ ساؤتھ کرناٹک کی جانب سے بمقام ٹاؤن ہال منگلور شام پانچ بجے سے رات 9 بجے تک پیس سمپوزیم کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ایک نظم ہوئی جس کے بعد اسلام اور دیگر مذاہب کے مقررین نے امن کے متعلق اپنے مذہب کی تعلیمات بیان کیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پیس سمپوزیم میں 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ دوسرے دن کنڑ، انگریزی اور ملیالم زبان کے 9 سے زائد اخبارات میں اس پروگرام کی خبر تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ کے Daiji World, Times of India, Udayavaini English, The Hindu, Manglore today, The Manipal world news, میں بھی اس کا ذکر مع تصاویر کیا گیا۔ (ایم عبد السلام سیکرٹری نشر و اشاعت منگلور)

تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 27 جولائی 2014 بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت عبد الشکور صاحب ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عمران فاروق صاحب نے کی۔ بعدہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ساونت واڑی نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ اس کے بعد مکرم عطاء السلام صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم پرویز احمد صاحب نے رمضان کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے نظام جماعت و خلافت اور رمضان المبارک کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(عبد الستار ساونت واڑی)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
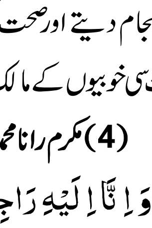
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ایک کامل اور مکمل نمونہ اور تعلیم ہے۔ اگر خرابی ہے تو ان علماء اور لوگوں میں جو ان کی غلط رہنمائی کرتے ہیں اور جو غلط طریقے پر ان علماء کے پیچھے چلتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو کہ انبیاء زندگی بخشتے ہیں جس کا سب نبیوں نے دعویٰ کیا تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتماد اٹھ جائے۔ وہ مردہ مذاہب جو صرف دعویٰ کرتے ہیں اور اب زندگی بخشنے والی بات ان میں کوئی نہیں رہی۔ ان مذاہب کو اس لئے لوگ چھوڑ رہے ہیں۔ ان مذاہب کے ساتھ رسمی تعلق تو ہے لیکن ایمان کی حالت نہیں۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں بھی اپنا رسول بھیج کر اپنی تعلیم کو تازہ کر کے ہمارے سامنے پیش فرمایا تا کہ ہم روحانی زندگی کو حاصل کرتے چلے جائیں۔ ایک چیز یہاں یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مأمور کو ماننے والے زندگی حاصل کرنے والے اور زندگیاں دینے والوں کو قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور مأمور کے ساتھ شامل ہونے والے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ ان کو قربانیوں کی اہمیت کا پتا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بعض دفعہ اپنی اس ظاہری زندگی کو روحانی زندگی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت میں بھی ایسے تھے جنہوں نے اپنے خاندان رشتے دار مال کاروبار حتی کہ جان تک کی قربانی دی۔ ماننے والوں کو جذبات کی رشتے داروں کی مالوں کی تو اکثر قربانی دینی پڑتی ہے لیکن جان کی قربانیاں دینے والے بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے تھے جنہوں نے یہ سب کچھ قربان کیا۔ لیکن اپنی روحانی زندگی پر موت نہیں آنے دی۔ اور آج بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں۔ جذبات کی قربانی ہے مال کی قربانی ہے رشتوں کی قربانی ہے۔ یہ سب قربانیاں خوشی سے دے رہے ہیں اور جان کی قربانیاں بھی دے رہے ہیں بعض جگہوں پہ۔ بعض ایسے ہیں جو احمدیت قبول کرتے ہیں اسلام کے حقیقی زندگی بخش پیغام کو قبول کرتے ہیں ساتھ ہی ان کے لئے مشکلات اور مصائب کا دور شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ روحانی زندگی کو ظاہری زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔

ایک صاحب حسام الدین صاحب تھے۔ عرب ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ ایک پیغام چھوڑا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے بیعت کی تھی اور اب بڑی مشکل حالات کا سامنا ہے۔ مولویوں کے کہنے پر میری بیوی الازہر سے میری تکفیر کا فتویٰ بھی لے آئی اور ہماری علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد کہتے ہیں گھر والوں نے مجھ پر بہت پریشر ڈالا کہ جماعت کو چھوڑ دوں لیکن میں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اس بیوی سے میرے چار بچے بھی ہیں لیکن سب کچھ چھوڑنے کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان پر قائم ہوں۔ بیعت کے بعد مجھے اجنبیت کی حقیقت معلوم ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سمجھ آیا کہ اسلام اجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور آخر کار پھر اجنبی ہو جائے گا پس اجنبیوں کو مبارک ہو۔

اسی طرح تنزانیہ ہے ہمارے امیر صاحب لکھتے ہیں وہاں کے ایک تبلیغی پروگرام کا موقع ملا۔ کئی جگہ سے نئی بیعتیں آئیں۔ ان میں ایک گاؤں سونگا ملے ہے۔ وہاں غیر احمدیوں کی مسجد بھی ہے۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں میں سے تقریباً نوے فیصد مسلمانوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور پھر اس کے بعد تنزانیہ میں غیر احمدیوں کی مسلمانوں کی تنظیم ہے بکواٹا۔ اس نے شدید مخالفت شروع کر دی۔ پہلے انہوں نے احمدیوں کو ڈرایا دھمکایا مختلف قسم کے الزامات احمدیوں پر لگاتے رہے کہ ہماری مسجد کو آگ لگانے آئے ہیں احمدی۔ اس لئے اپنی الگ مسجد بنا رہے ہیں۔ انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ امن وسکون ہمارا برباد کر دیا ہے۔ جو باتیں یہ خود کرتے ہیں وہ سب الزامات احمدیوں پر لگاتے چلے گئے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور یہ سب لوگ اپنے ایمان پر قائم اور کسی قسم کی پرواہ نہیں کی انہوں نے۔ بڑی مشکلات میں سے گزرے ہیں یہ۔

اب ایک اور تیسری مثال دیتا ہوں۔ پہلے ایسٹ افریقہ تھا یہ ویسٹ افریقہ ہے۔ بورکینا فاسو۔ فرنچ علاقہ ہے۔ یہاں بھی گنزارگو جگہ ہے ایک وہاں اس سال جو پچھلے سال کی بات ہے پانچ سو بیعتیں ہوئیں جس میں گاؤں کا چیف اور امام بھی بیعت میں شامل ہو گئے۔ آخر ان کے جو قریبی رشتے دار تھے دوسرے گاؤں کے علاقے کے۔ انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ سوشل بائیکاٹ ہو گیا۔ سلام کرنا میل جول لین دین یہ سب ختم کر دیا۔ ایک چھوٹی سی وہاں جگہ تھی اس علاقے میں قصبے میں یا گاؤں میں جہاں نماز پڑھا کرتے تھے وہاں نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی اور مخالفت بڑھتی چلی گئی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ دور دراز علاقے میں رہنے والے لوگ ہیں جو بظاہر ان پڑھ کہلاتے ہیں انہوں نے کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور اپنے ایمان کو سلامت رکھا اور قائم رہے اللہ تعالیٰ نے اب حالات بہتر کر دیئے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی تائیدات شامل حال نہ ہوں۔ اور یہ تائیدات ہی ہیں جو قربانی کے لئے تیار کرتی ہیں اور استقامت عطا کرتی ہیں۔ پس دائمی روحانی زندگی کے لئے قربانیاں تو ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ہر قربانی کے لئے تیار رہنے والوں کو بغیر قربانی کے ہی اس قدر نواز دیتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ انسان کی قربانی اور اس پر انعام کی ایک دنیاوی مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی کہ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔ کہاوت ہے کہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گزرا جو درخت لگا رہا تھا۔ عمر کے لحاظ سے وہ ایسے حصے میں تھا جہاں ان درختوں کے پھلوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس درخت لگانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ پہلوں نے جو درخت لگائے تھے جو قربانیاں کی تھیں ان کو ہم کھا رہے ہیں اور جو ہم لگائیں گے ان کو آئندہ نسلیں کھائیں گی۔ بادشاہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی اچھی بات لگتی تو خوش ہو کر وہ زہ کہتا تھا جس کا مطلب یہ ہوتا تھا وزیر کے لئے اشارہ کہ اس کو انعام دے دو۔ کسان کی یہ بات سن کر بادشاہ خوش ہوا اور اس نے زہ کہا تو وزیر نے اس کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی۔ یہ تھیلی لے کر کسان نے کہا کہ اس درخت نے تو لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا یہ بات پھر سن کر بادشاہ کو یہ اچھی لگی اس نے پھر زہ کہہ دیا۔ وزیر نے پھر ایک تھیلی دے دی۔ اس پر اس نے کہا کہ درخت تو کئی سالوں میں تیار ہوتا ہے اور پھر ایک دفعہ پھل دیتا ہے۔ میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو پھل دے دیئے۔ اس پر بادشاہ نے پھر زہ کہا اور کہا کہ اب چلو یہاں سے نہیں تو بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔ تو یہ تو دنیاوی بادشاہوں کا حال ہے جہاں انعاموں سے نوازتے ہیں وہاں خزانے خالی ہونے کا بھی ان کو ڈر رہتا ہے لیکن ہمارا خدا تو وہ انعام دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے اور روحانی زندگی دینے کے بعد پھر دائمی زندگی دیتا ہے اور اس میں بھی اس اخروی زندگی میں بھی انعام دیتا چلا جاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ پس جس طرح عیسائیوں نے پہاڑوں کے غاروں میں چھپ کر اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ اپنی روحانی زندگی کو بچانے کے لئے چٹانوں کے پیچھے چلے گئے۔ اس لئے کہ انہیں یقین تھا کہ ایک دن ان کو آزادی ملنی ہے۔ اسی طرح آج مسیح محمدی کے غلاموں کو ان سے زیادہ یقین ہے کہ یہ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ہونا ہے۔ پس ہم نے بھی جہاں مشکلات کے دور ہیں اس دور میں اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنی ہے جو زندگی کا پانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں پلایا اس سے فیض پاتے چلے جانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی فتوحات اور غلبے کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا (اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے) اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾۔

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے (جیسا کہ غیر احمدیوں کا نظریہ ہے) کہ ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ اترنا ہے آسمان سے) اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان سے بھی کوئی آدمی عیسی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبے کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ انشاء اللہ

تو اس طرح اللہ تعالیٰ نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں خود ڈال رہا ہے کہ وہ اس بات کو سوچیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس پھلنے پھولنے والے درخت کا حصہ بنے رہیں اور ہمارے ایمان مضبوط چٹان کی طرح قائم رہنے والے ہوں اور ہم اپنی ذمہ داریاں ہمیشہ ادا کرتے چلے جانے والے رہیں۔

www.intactconstructions.org

وَسِّعْ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Intact Constructions

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob.+91-7738340717,9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST.BHADRAK,PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 28 Aug 2014 Issue No 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

خدا تعالیٰ کے مامور کے ساتھ شامل ہونے والے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور آج بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں، جذبات کی قربانی ہے مال کی قربانی ہے رشتوں کی قربانی ہے۔ یہ سب قربانیاں خوشی سے دے رہے ہیں اور جان کی قربانیاں بھی دے رہے ہیں بعض جگہوں پہ، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 راگست 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۚ (الانفال آیت 24)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی بات پر لبیک کہو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ تمہیں زندہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو زندگی دینے کے لئے بھیجتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ زندگی روحانی زندگی ہے نہ کہ ظاہری موت سے زندگی۔ یہاں ایک صداقت کا بھی اظہار ہے کہ مؤمن کو ہمیشہ نبی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اصلاح کے سامان کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہماری زندگی کے سامان کئے اور ایک کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمائی۔ اور اس پر عمل کرنے کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا جو جتنا زیادہ آپ کے قریب تھا اتنا ہی زیادہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے کا حسن نکھر کر واضح ہوتا تھا اور آپ کی بیویاں آپ کے اس حسن عمل کی سب سے زیادہ گواہ ہو سکتی تھیں اور تھیں۔ تبھی تو جب سوال کرنے والے نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ۔ آپ کا خلق قرآن تھا جو کچھ اس میں ہے یعنی قرآن کریم میں اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔

پس انبیاء کا وجود دنیا میں نمونہ ہوتا ہے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے وجود یا ان کے نمونے سے کسی کو ٹھوکر لگے۔ یہاں اس آیت میں اللہ تعالیٰ اللہ اور رسول کو اکٹھا کر کے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جو اللہ کہتا ہے وہی اس کا رسول کہتے اور کرتے ہیں۔ پس اگر روحانی زندگی چاہتے ہو تو آنکھیں بند کر کے رسول کے پیچھے چل پڑو۔ اس کی اتباع کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو یہ بھی فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے اور خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے روحانی زندگی ملتی ہے۔ پس حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا ضروری ہے۔ اور جب تک ایک مسلمان کہلانے والا حقیقی رنگ میں اس بات کو نہیں مانتا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں اعلان کروائی کہ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ پس میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اس وقت تک ایک مسلمان کہلانے والا حقیقی متبع اور مؤمن نہیں کہلا سکتا۔ اور آپ کی اتباع کے لئے آپ کے نمونے کی لکھی ہوئی تفصیل جیسا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا قرآن کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں ناانصافی پر مجبور نہ کرے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ بلاوجہ کسی کا خون نہ بہاؤ۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ہیں جو بلاتخصیص مذہب وملت ہر ایک کے لئے رحمت ہیں۔ رحمانیت اس بات کا ہی تقاضا کرتی ہے کہ وہ بلاتخصیص ہو۔ غرض کہ جیسے جیسے قرآن کریم کو پڑھتے جائیں اس میں ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت ملتی چلی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم تو ہر اس شخص کے اعتراض کو ردّ کرتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کے غلط عمل دیکھ کر غیر مسلم یا معترضین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ مجھ سے اگر کوئی پوچھے۔ کئی دفعہ مجھ سے سوال کرتے ہیں لوگ۔ احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں۔ تو میں یہی کہا کرتا ہوں کہ تمہارے اس اعتراض کا جواب تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسلام کے ابتداء میں ہی چودہ سو سال پہلے ہی دے چکے ہیں۔ قرآن کریم میں سورۃ جمعہ کی ان آیات میں کہ هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ ۚ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○ کہ وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقینا کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

پس یہ وہی جہالت اور گمراہی ہے جو اگر اس وقت کے مسلمانوں کے عمل سے ظاہر ہو رہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور اس کے دور کرنے کے لئے اور اصل زندگی بخش پیغام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اب یہ زندگی بخش پیغام جو ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر جماعت احمدیہ مسلمہ یہ پیغام پہنچا رہی ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ پہنچائے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ میں زندگی بخشنے آیا ہوں اور آپ کے ماننے والوں نے یہ زندگی پائی۔ پس یہ اعتراض کہ کیا یہ رسول ہے جو زندگی دینے والا ہے یہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے اور اللہ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ حالات ہوں گے۔ یہ پیغام تو زندگی بخش ہے اور رہے گا۔ یہ رسول تو زندگی بخش ہے اور ہمیشہ تا قیامت رہے گا لیکن اس پر عمل کرنے والے اس کی پیروی کرنے والے نہیں ہوں گے اور ایسے حالات میں پھر اللہ تعالیٰ آپ کی کامل اتباع اور پیروی میں مسیح موعود کو بھیجے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں اول صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئے۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔ اور آیت اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ میں جو اس گروہ کو مِنۡهُمۡ کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا اونٹوں کا بیکار ہونا یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اس طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنۡهُمۡ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معینہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوۃ کا اور کس نے پایا۔ اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ نمازوں میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔

پس آپ کا یہ دعویٰ کہ میں دنیا کو زندگی دینے آیا ہوں بڑی شان سے پورا ہوا اور ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے بھی دنیا کو زندگی بخش رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا آپ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے اس کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کے معارف وحقائق بتانا آپ کا ہی کام ہے۔ لوگوں کو روحانی زندگی اب آپ کے ذریعہ سے ہی مل رہی ہے اور مل سکتی ہے۔ چودہ سو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور محبت میں فنا ہو کر کامل عملی نمونہ آپ نے ہی پیش فرمایا۔ پس یہ عملی اور اخلاقی زندگی بخشنے کا فیضان آج بھی جاری ہے۔ پس اسلام کی تعلیم میں

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان